بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 4 رامئی 2004 بمطابق 13 ربیع الاوّل 1425 ہجری بروز منگل بوقت صبح دس بجکر پچپن منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کاکڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

اَعُوذُ بِا اللّٰهِ مِنَ الشَّیُطٰنِ الرَّجِیُم

بِسُمِ اللّٰهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِیُم

اِنَّآ اَنُزَلُنٰهُ فِیُ لَیُلَةِ الُقَدُرِo وَ مَآ اَدُ رَاكَ مَا لَیُلَةُ الُقَدُرِoلَیُلَةُ الُقَدُرِ o خَیُرٌمِّنُ اَلُفِ شَهُرٍo تَنَزَّلُ الُمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوُحُ فِیُهَا بِاِذُنِ رَبِّهِمُ مِنُ کُلِّ اَمُرٍo سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطُلَعِ الُفَجُرِo

صَدَ قَ اللّٰهُ الُعَظِیُم۔

ترجمہ: ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کرنا شروع کیا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں روح الامین اور فرشتے ہر کام کے انتظام کے لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اُترتے ہیں۔ یہ رات طلوع صبح تک امان اور سلامتی ہے۔ وَمَا عَلَیُنَا اِلَّاالُبَلَا غُ۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اس اسمبلی کا پہلا اسپیکر اور صوبے کے تیسرے وزیراعلیٰ سردار محمد خان باروزئی وفات پاچکے ہیں۔ لہٰذا ان کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔

گوادر پورٹ پر بمب دھماکہ میں جان بحق ہونے والوں کی تعزیت کے لئے جناب احسان شاہ مولوی عطاء اللہ اور جان محمد بلیدی کی جانب سے ایک ہی سلسلے کی تین قراردادیں موصول ہوئیں لہٰذا میں تینوں قراردادوں کو ایک کرتا ہوں اور تینوں میں سے ایک یہ قرارداد پیش کرسکتے ہیں۔ جی شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! شہر گوادر میں جو سانحہ ہوا ہے اس پے ہم فکر مند ہیں اس میں

چین کے جو انجینئرَ اور مقامی آبادی کے لوگ ہلاک ہوئے سب پے ہمیں افسوس ہیں اور جناب والا! گوادر ایک پرامن علاقہ تھا کچھ عرصے سے وہاں پے ترقیاتی کام ہورہے ہیں اور ترقی کے خلاف یہ دھماکے ہورہے ہیں۔

جناب اسپیکر: شاہ صاحب! آپ قرارداد پیش کریں آپ تو تقریر کررہے ہیں.جی جان محمد بلیدی صاحب آپ تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

تعزیتی قرارداد

جان محمد بلیدی: قرارداد یہ ہے کہ کل گوادر کے پرامن شہر میں صبح ساڑھے آٹھ بجے کے قریب دہشت گردی کے ایک واقعے میں تین چائنیز ہلاک اور سات افراد شدید زخمی ہوئے جن میں ایک مقامی ڈرائیور اور گارڈ بھی شامل تھا ہم سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی کا یہ واقعہ بلوچستان اور خصوصاً گوادر کے پرامن ماحول کو پراگندہ کرنے کی منصوبہ بند سازشوں کا ایک تسلسل ہے جو گزشتہ سالوں سے جاری ہے۔جس میں کوئٹہ میں ہونے والے واقعات قابل ذکر ہیں۔گوادر میں ہونے والے واقعات کا جہاں ایک طرف مقاصد گوادر کے پرفضا، سیاسی وسماجی ماحول کو تباہ و برباد کرنا تو دوسری طرف جاری ترقیاتی عمل کو متاثر کر کے بین الاقوامی سرمایہ کاری کے رخ کو موڑنے کی ایک ناکام کوشش کی گئی ہے۔گوادر میں ہونے والی دہشت گردی کے واقع کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔اور ہلاک ہونے والوں کے خاندانوں سے اپنی دلی یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اظہار ہمدردی کے طور پر آنجہانیوں کے لئے اسمبلی میں دومنٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کل گوادر کے پرامن شہر میں صبح ساڑھے آٹھ بجے کے قریب دہشت گردی کے ایک واقعے میں تین چائنیز ہلاک اور سات افراد شدید زخمی ہوئے جن میں ایک مقامی ڈرائیور اور گارڈ بھی شامل تھا ہم سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی کا یہ واقعہ بلوچستان اور خصوصاً گوادر کے پرامن ماحول کو پراگندہ کرنے کی منصوبہ بند سازشوں کا ایک تسلسل ہے جو گزشتہ سالوں سے جاری ہے۔جس میں کوئٹہ میں ہونے والے واقعات قابل ذکر ہیں۔گوادر میں ہونے والے واقعات کا جہاں ایک طرف مقاصد گوادر کے پرفضا، سیاسی وسماجی ماحول کو تباہ و برباد کرنا تو دوسری طرف جاری ترقیاتی عمل کو متاثر

کر کے بین الاقوامی سرمایہ کاری کے رخ کو موڑنے کی ایک ناکام کوشش کی گئی ہے۔ گوادر میں ہونے والی دہشت گردی کے واقع کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اور ہلاک ہونے والوں کے خاندانوں سے اپنی دلی یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اظہار ہمدردی کے طور پر آنجہانیوں کے لئے اسمبلی میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

اس واقعے میں جو مسلمان شہید ہوئے ہیں ان کے لئے دعا کی جائے۔ (دعائے مغفرت کی گئی)

محمد اسلم بھوتانی، سید احسان شاہ وزیر خزانہ اور حافظ حمد اللہ ان میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 21 پیش کریں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): قرارداد یہ ہے کہ ہرگاہ کہ دولت مشترکہ میں پاکستان کی رُکنیت کی بحالی پر مسرت خبر کے ساتھ ایک انتہائی مستحسن اقدام بھی ہے۔ لہٰذا یہ ایوان دولت مشترکہ کی پارلیمانی ایسوسی ایشن کے آئینی تقاضوں اور قواعد وضوابط نیز رکنیت کے لئے مطلوبہ فیس کی ادائیگی کے پابند رہتے ہوئے مذکورہ تنظیم کی ایگزیکٹیو کمیٹی سے متفقہ طور پر دولت مشترکہ کی پارلیمانی ایسوسی ایشن میں اس ایوان کی رکنیت کی بحالی کا مطالبہ کرتا ہے۔

جناب اسپیکر: قرارداد یہ ہے کہ ہرگاہ کہ دولت مشترکہ میں پاکستان کی رُکنیت کی بحالی پر مسرت خبر کے ساتھ ایک انتہائی مستحسن اقدام بھی ہے۔ لہٰذا یہ ایوان دولت مشترکہ کی پارلیمانی ایسوسی ایشن کے آئینی تقاضوں اور قواعد وضوابط نیز رکنیت کے لئے مطلوبہ فیس کی ادائیگی کے پابند رہتے ہوئے مذکورہ تنظیم کی ایگزیکٹیو کمیٹی سے متفقہ طور پر دولت مشترکہ کی پارلیمانی ایسوسی ایشن میں اس ایوان کی رکنیت کی بحالی کا مطالبہ کرتا ہے۔ جی بھوتانی صاحب آپ اس قرارداد پر کچھ بولیں گے؟

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): شکریہ جناب اسپیکر! کل بارہ ربیع الاوّل کو پورا ملک رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن ولادت منا رہا تھا اس نبی پاک ﷺ کی ولادت کا دن جس نے پوری انسانیت کے لئے امن کا محبت کا پیغام دیا لیکن افسوس کہ اس پاک دن کو کچھ شر پسند عناصر نے اپنے ناپاک عزائم کے لئے استعمال کیا گوادر پورٹ جو بلوچستان کے نقشے پر بلکہ پوری دنیا کے نقشے پر ایک نیا ابھرتا ہوا شہر ہے جس کی ترقی کے لئے صدر مشرف نے ایک خواب دیکھا تھا بلوچستان کی ترقی کے لئے اس ملک کے

استحکام کے لئے بلوچستان جیسے پسماندہ صوبے کے احساس محرومی کو ختم کرنے کے لئے وہاں ایک دھماکہ ہوا وہاں اس دھماکہ میں ہمارے برادر ملک چین کے تین ماہرین ہلاک ہوئے کچھ پاکستانی انجینئر ، ڈرائیور، گارڈ اور کچھ چینی ماہرین زخمی ہوئے میں اس واقعہ کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور اس ایوان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ سارا ایوان اس کے لئے ایک مذمتی قرارداد پیش کریں۔ جناب اسپیکر! بلوچستان پچھلے چھپن سال سے پسماندہ رہا اس کو پہلی بار صدر مشرف نے ترقی کی راہ پر ڈالا لیکن ہمارے کچھ ترقی کے دشمن ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ ہمارے بلوچستان کے عوام جب ترقی کریں گے ترقی آئے گی اور خوشحالی آئے گی تو کچھ لوگوں کے مذموم عزائم پورے نہیں ہوئے لوگوں کو اچھے اور برے میں تمیز آئے گی جو کچھ شر پسند عناصر نہیں چاہتے کیونکہ کچھ لوگ اپنی سیاسی دکانداریاں چمکانا چاہتے ہیں اس صوبے کو پسماندہ رکھ کر اس کا استحصال کرنا چاہتے ہیں جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے صدر مشرف صاحب سے وزیر اعلیٰ جام یوسف صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اس واقعہ میں جو لوگ ملوث ہیں اور لیکن جو سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو ایسے واقعات کی ترغیب دیتا ہے یہ کوئی آخری کیس نہیں ہوگا جناب اسپیکر! یہاں کوئی القاعدہ نہیں ہے یہاں کوئی راء نہیں ہے سب کو پتہ ہے کہ کون ترقی کا دشمن ہے کون اس ملک کی خوشحالی کا دشمن ہے کون اس کی ترغیب دے رہا ہے صنعت کاروں کو بھگانے کی investe r کو دھمکیاں دے رہے ہیں جناب اسپیکر! کل کے واقعے سے صنعت کاروں کا investe r کا ملکی اور غیر ملکی صنعت کاروں کا ان کے اعتماد کو دھچکا لگنے کا اندیشہ ہے تو جناب والا! میں آپ کے توسط سے پرزور اپیل کرتا ہوں جو بلوچستان میں فوجی چھاؤنیوں کے قیام کی تجویز دی ہے اس پر فی الفور عمل کیا جائے تاکہ غیر ملکی سرمایہ کاروں میں مل کے سرمایہ کاروں میں تحفظ کا احساس ہو اور فوج کی موجودگی میں بلوچستان ایک قومی دھارے میں شامل رہے گا۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: آیا قرارداد نمبر 21 کو منظور کیا جائے۔

جو اس کی منظوری کے حق میں ہاتھ اٹھائیں۔ (قرارداد منظوری ہوئی)

جان محمد بلیدی: جناب! میں اس پر بولوں گا کہ جس انداز سے بات کی جارہی ہے معاملات کو غلط انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ہم اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی آپ بولیں۔ بھوتانی صاحب آپ بیٹھیں آپ کے دو منٹ ہے وقفہ سوالات شروع ہو رہا ہے۔ آپ اپنی وضاحت کریں گے ناں آپ کی قرارداد پاس ہوئی شیر جان صاحب اسلم بھوتانی صاحب صرف آپ دو منٹ میں اپنی وضاحت کریں۔

جان محمد بلیدی: جی! میں بالکل وضاحت کرتا ہوں جس طرح ہمارے موصوف دوستوں نے قرارداد کی بنا پر اپنی سیاسی وابستگیوں کا اظہار کیا ہے اور معاملات کو turn کر کے دہشت گردی کے اس کو جا کر سیاسی معاملات سے جوڑنے کی کوشش کی۔ لیکن یہ ہم برملا کہتے ہیں۔ کسی سے چھپاتے نہیں ہیں اور بتائے کہ بلوچستان کو ترقی نہیں دی ہے تو وہ کون لوگ تھے کیا وہ قوم پرست تھے یا مسلم لیگی تھے کیا یہی establishment تھا جناب والا! آج مشرف کا جو خواب ہے ہمیں کسی کے خواب کی ضرورت نہیں ہے ہمیں بلوچستان کی ترقی چاہیئے۔ جناب اسپیکر! جناب ڈپٹی اسپیکر کو بیٹھنے کو کہیں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب! یہ ہماری باتوں کو اپنی طرف کیوں لے جا رہے ہیں۔ یہ کیوں بلوچستان کی ترقی کے مخالف ہیں ان کے دل میں چور کیوں ہے۔ یہ بلوچ قوم کے دشمن ہیں۔

جان محمد بلیدی: جناب! ان کی وفا داریوں کا ہمیں پتہ ہے آپ اپنی وفا داریاں نبھائیں ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب! یہ اپنی طرف لے جا رہے ہیں اس کا مطلب ہے یہ قوم کے دشمن ہیں۔

جان محمد بلیدی: جناب! آپ ان کو بیٹھنے کو کہیں جناب ڈپٹی اسپیکر ہے۔ ان کا تو خیال رکھنا چاہیئے بعد میں تو ان کا استحقاق بنتا ہے۔ اور وہ جو بیچ میں جس طرح دخل اندازی کر رہے ہیں آپ ان کو تو پابند کریں۔

جناب اسپیکر: جی!

جان محمد بلیدی: تو ہمیں کسی کے خواب کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں بلوچستان کی ترقی چاہیئے بلوچ عوام اور بلوچستان کے عوام کے لئے چاہیئے ہم کسی کے محتاج نہیں ہوتے ہیں۔ کہ وہ آ کر ہمیں ترقی دے اور گوادر میں ہم نے صاف طور پر کہا ہے اور گوادر سے متعلق جو ہمیں دو خدشات تھے ہم نے اس کا اظہار کیا ہے وہاں آبادی کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی۔ ترقیات کے نام پر اقلیت میں تبدیل کرنے کی اور گوادر کے

جغرافیہ کوتبدیل کی بات ہےہمیں چھاؤنیوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے ہم دو سال تک نیشنلسٹ پارٹی وہ اتنی طاقت رکھتی ہے بلوچستان میں اتنی طاقت رکھتی ہے اور مکران میں اس سے زیادہ رکھتی ہے ہمیں چاہیے تو آج ہم یہ کام بند کرا سکتے ہیں ہمیں کسی بم دھماکہ کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب! وہاں سے ہمارا بھی تعلق ہے یہ وہاں کوئی بادشاہ نہیں ہے کہ جب چاہیں کام بند کرا دیں گے اور وہاں پر جس طرح ان کی قوت ہے وہاں پر اس سے زیادہ قوت دوسری پارٹیوں کی ہے۔

جناب اسپیکر: اوکے جان محمد صاحب! آپ تشریف رکھیں۔(اوکے مائیک بند)

محمد اکبر مینگل: ہمیں آپ کی سیاسی طاقت کا پتہ ہے آپ کیا ایجنڈا رکھتے ہیں ہمیں بخوبی اس کا علم ہے آپ اس اسمبلی کے فلور کو استعمال نہ کریں آپ جدھر چاہیں ہم مباحثے کے لئے تیار ہیں۔

جناب اسپیکر: جان محمد صاحب بیٹھیں۔شاہ صاحب بیٹھیں۔اکبر مینگل صاحب بیٹھیں کئی ممبر بیک وقت بولتے رہے۔(شور۔مائیک بند۔)

جناب اسپیکر:(وقفہ سوالات) سردار اعظم موسیٰ خیل صاحب اپنا سوال نمبر 528 دریافت کریں۔

☆528 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: کیا وزیر خزانہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) ضلع قلعہ سیف اللہ اور ضلع کوہلو میں خزانہ آفس بینک کی منظوری سے قبل یا بینک کی منظوری کے بعد کھولے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے۔کہ حلقہ درگ ضلع موسیٰ خیل میں خزانہ آفس کی بلڈنگ اور اسٹاف موجود ہونے کے باوجود بھی وہاں خزانہ آفس کو کام کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے؟

ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔تو اسکی وجوہات کیا ہیں۔نیز کیا مذکورہ آفس کو بینک کے کھولنے کی شرط سے مشروط کرنا وہاں کے عوام کے ساتھ سراسر نا اِنصافی کے مترادف نہیں ہے؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ خزانہ آفس قلعہ سیف اللہ اور ضلع کوہلو، بینک کی منظوری سے قبل کھولے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ حلقہ درگ ضلع موسیٰ خیل میں بلڈنگ اور اسٹاف موجود ہے۔

(ج)اس کی وجوہات یہ ہیں کہ اسٹیٹ بینک سے کیش رچسیٹ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے متعلقہ محکمہ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک سے رابطے میں ہے۔علاوہ ازیں گورنر اسٹیٹ بینک کو کہا گیا ہے کہ حلقہ درگ ضلع موسیٰ خیل میں بینک برانچ کھولنے کے لئے جلد اقدامات کئے جائیں تاکہ علاقے کے لوگ مستفید ہوسکیں۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! ضمنی سوال کے حوالے سے میں عرض کروں یہ ڈُرک کا جو ٹریژری آفس ہے ہمارے لئے سرِ درد بنا ہوا ہے سیکرٹری صاحب نہیں چاہتے ہیں کہ اسکے لئے کوئی کام ہو جائے ۔ بار بار میں یہ سوالات لا رہا ہوں لیکن سیکرٹری صاحب اسمیں مداخلت کرتے ہیں۔ irrelevant باتیں منسٹر کو پیش کرتے ہیں اور system اور قانون کو by-pass کیا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! میرا ضمنی سوال اسمیں یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک سے ضلع قلعہ سیف اللہ اور کوہلو میں cash رکھنے کی اجازت نہیں ہونے کے باوجود خزانہ آفس کو بینک کیوں declare کیا گیا ہے اِسکی وضاحت کی جائے؟

جناب اسپیکر: جی شاہ صاحب!

سید احسان شاہ(وزیر خزانہ): شکریہ جناب! سردار صاحب کی خدمت میں گزارش یہ ہے کہ قطعاً ایسی کوئی بات نہیں کہ کوئی سرکاری اہلکار کسی محکمے میں مداخلت کرے یا اپنے منسٹر کو غلط چیزیں پیش کرے۔لیکن چونکہ ایک پابندی ہوتی ہے حکومت کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی جانب سے کہ جہاں پر آپ کیش رکھتے ہیں وہاں پہلے اُن سے اجازت لینی ہوتی ہے۔کوئی ایسا علاقہ جہاں بہت ہی زیادہ مجبوری ہو تو وہاں پر سرِ دست وہ ہم اسٹارٹ کر لیتے ہیں کیش لیکن بعد میں اُن جگہوں کی بھی اُن سے اجازت لینی ہوتی ہے۔ اور جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ہم اِس سلسلے کو اِسلئے discourage کرنا چاہتے ہیں کہ حالیہ ہم نے دیکھا ہے کہ جہاں پر cash involve ہے treasury offices میں وہاں پر غبن کے cases سامنے آئے ہیں۔جس طرح کہ ابھی حب ٹریژری کا واقعہ ہے۔ابھی پتہ نہیں پانچ چھ کروڑ روپے تک تو آ گئے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہاں پر کیش رکھا جاتا ہے اور کیش کا وہاں لین دین ہوتا تھا۔تو ہم

کوشش کررہے ہیں کہ معاملات کودُرست چلانے کے لئے قانون اورقاعدے کی پاسداری کریں۔سردار صاحب میرے پاس آئے تھےتو میں نے اُن سے یہی گزارش کی تھی کہ ہمارا case چل رہا ہے اسٹیٹ بینک سے ۔ جب بھی انشاءاللہ وہاں سے منظوری ہوئی تو سردارصاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہم کھول دیں گے لیکن پھر بھی میں یہ جائزہ لوں گا کہ اگر اسٹیٹ بینک کی منظوری کے بغیر اگر ہم کھول سکتے ہیں کوئی ایسی گنجائش نکلی تو میں انشاءاللہ ضرور کروں گا۔

جناب اسپیکر: ok۔

سردارمحمداعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! اسمیں ذرا آپ کی اجازت سے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جی!

سردارمحمداعظم موسیٰ خیل: بار بار ہم سوالات نہیں لاسکتے ہیں۔ ہمارا یہ مسئلہ یہاں پر یا reject ہوگا یا اِسکی approval ہوگی جناب اسپیکر صاحب! آپ کے توسط سے کیونکہ میں وہ بات کررہا ہوں جو میرا حق بنتا ہے جناب اسپیکر صاحب! اسٹیٹ بینک نے اجازت نہیں دیا تھا لیکن قلعہ سیف اللہ اور کوہلو میں خزانہ آفس کو as a bank declare کیا گیا۔

جناب اسپیکر: شاہ صاحب! یہ اگر آپ ضلع موسیٰ خیل میں اگر یہ آپ کے اختیار میں ہے تو آپ کردیں۔

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ): میں سر! یہ گزارش کررہا ہوں کہ میں جائزہ لوں گا اور میری پوری کوشش ہوگی کہ میں اِن کو یہ ٹریژری آفس جو ہے وہاں بینک کا نظام کھول کے دوں گا۔ پوری کوشش کروں گا۔

جناب اسپیکر: سردارصاحب! میرے خیال میں اتنا کافی ہے۔

سردارمحمداعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے۔

جناب اسپیکر: جی!

سردارمحمداعظم موسیٰ خیل: یہاں پر تو ایسے وعدے بھی ہوئے ہیں کہ یہ تو معمولی سا اشارہ ہے کہ میں کوشش کروں گا۔کوشش کریں گے کوشش میں ہمارا ٹائم بھی ضائع ہوگا ہم نہیں ہوں گے کوشش جاری ہوگی یہ ایوان نہیں ہوگا کوشش جاری ہوگی۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارا علاقہ peaceful علاقہ ہے۔ peaceful ماحول ہے وہاں پر کسی قسم کی گڑبڑ نہیں ہے ۔ جناب اسپیکر! ٹریژری آفس موجود ہے

ملازم اسمیں موجود ہیں سٹرانگ رُوم موجود ہے تنخواہ لے رہے ہیں۔ ابھی اسمیں کیا قباحت ہے جناب اسپیکر صاحب! اگر وہاں کے لوگوں کو relief دینے کے لئے ہم وہاں پر اُن کو تنخواہیں دیدیں اسمیں ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے کوئی نقصان سیکرٹری صاحب مجھے بتائیں مجھے brief کریں کہ اس سے حکومت پاکستان کو خطرہ ہے یا اسکی سالمیت کو خطرہ ہے جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: ok۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): جناب اسپیکر صاحب! انشاء اللہ جس طرح کہ میں نے عرض کیا کہ میری پوری کوشش ہوگی سردار صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ فیصلہ کرتے وقت نہ صرف میں وزیرخزانہ ہوں گا بلکہ میں سردار صاحب کا وکیل بھی ہوں گا۔ اب اِس سے زیادہ کیا یقین دہانی کراؤں جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: ok جناب کچکول صاحب کہاں ہیں؟

جان محمد بلیدی: جناب! وہ چلے گئے ہیں کسی کام سے اور اُنہوں نے لکھ کے دیا ہے۔

جناب اسپیکر: کہاں ہے؟

جان محمد بلیدی: سوال نمبر 567۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ آپ کو اختیار ہے کہ اُس کا کوئیسچن آپ کریں۔ وہ لکھ کر دیا ہے تو کہاں ہے؟

جان محمد بلیدی: اُنہوں نے کہا ہے کہ آپ کے سیکرٹریٹ میں جمع کر دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ تو رُخصت کی درخواست ہے۔

جان محمد بلیدی: نہیں رُخصت کے علاوہ اُنہوں نے دی ہے آپ اِن سے پوچھیں۔ اُنہوں نے خود آ کے مجھے بتایا ہے کہ میں نے لکھ کے دیا ہے وہاں پر ابھی میں نے اُس سے نہیں لیا ہے کاپی کہ آپ مجھے بھی ایک کاپی دیں۔ جب اُنہوں نے مجھے کہا تو میں نے کیا ہے۔

جان محمد بلیدی: سوال نمبر 567۔ (on his behalf)

☆567 کچکول علی ایڈووکیٹ: کیا وزیرخزانہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے اوور بیش وصولی/ زائد وصولی (Overdraft) اسٹیٹ بینک آف پاکستان ودیگر بینکوں سے خطیر رقم لی ہوئی ہے؟

(ب)اگر جزو(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو زائد وصولی کی رقم کی تفصیل دی جائے؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): (الف) یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے اسٹیٹ بینک سے حکومتی کاروبار چلانے کے لئے اوورڈرافٹ (Over draft) لیا ہوا ہے۔ تاہم اس کے علاوہ کسی اور بینک سے قرض نہیں لیا ہے۔

(ب) جنوری 2004 کو حکومت بلوچستان کا اوورڈرافٹ (Over draft) 2470.1 ملین روپے تک پہنچ گیا ہے۔ جبکہ روزمرہ آمدن واخراجات کی بناء پر اس میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

جناب اسپیکر: جی جان محمد صاحب کوئی ضمنی ہے؟

جان محمد بلیدی: اسمیں میری ضمنی بنتی ہے ایک تو یہ کہ جو سوال پوچھا گیا ہے اُسمیں یہ کہا گیا ہے کہ بلوچستان نے جو over drafts لیئے ہیں اسٹیٹ بینک سے اور دیگر بینکوں سے جو خطیر رقم حاصل کی ہے اُسکی تفصیل دی جائے؟ ایک تو تفصیل نہیں ہے۔ میں تینوں کا سپلیمنٹ دُہراتا ہوں شاہ صاحب نوٹ کریں تاکہ وہ تفصیل سے بتائیں۔

جناب اسپیکر: جی!

جان محمد بلیدی: نمبر ایک صوبے نے جو over draft حاصل کی ہے اِس مد میں وہ اسٹیٹ بینک کو کتنا percentage دے رہا ہے؟

جناب اسپیکر: نمبر ایک۔ نمبر دو۔

جان محمد بلیدی: نمبر دو over draft کِن مدات کیلیئے لیا گیا ہے؟

جناب اسپیکر: نمبر تین۔

جان محمد بلیدی: نمبر تین یہ ہے کہ گزشتہ حکومت کے دوران جو تین سال تک چلی وہ کون سی وجوہات تھیں کہ over draft کی ضرورت نہیں ہوئی۔ اور اب ہمیں آگے اِسکی ضرورت پڑتی؟

جناب اسپیکر: ok. جی شاہ صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی!

عبدالرحیم زیارتوال: اِس وقت تک اسٹیٹ بینک سے کتنا over draft لیا جاچکا ہے؟

جناب اسپیکر: تین تو انہوں نے ضمنی کیئے ہیں۔

جان محمد بلیدی: وہ بھی سر! اِسی سے ملتا جُلتا ہے۔

جناب اسپیکر: مِلتا جُلتا ہے جی شاہ صاحب!

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ): جناب اسپیکر! معزز ممبر نے تین سپلیمنٹری ایک ساتھ کیئے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ اُن کو مطمئن کرنے کے لئے جواب دوں۔ جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ over draft جب ہم لیتے ہیں تو اسٹیٹ بینک کو کتنا percentage markup دیتے ہیں۔ جناب! ہرحکومت کی اسٹیٹ بینک کے ساتھ ایک limit fix ہوتی ہے۔ کہ یہ آپ کی limit ہے اِس limit تک آپ کو جو normal rate ہیں وہ لگیں گے لیکن جوں ہی آپ نے اِس limit کو cross کیا تو پھر mark up کے rate بڑھ جائیں گے۔ اِس سلسلے میں بلوچستان گورنمنٹ کے پاس سات سوملین کا margin ہے کہ اگر ہم سات سوملین تک اسٹیٹ بینک سے over draft لیتے ہیں تو ہمیں normal rate charge ہوں گے لیکن جب ہم سات سوملین کو cross کر جاتے ہیں پھر اِس پر اُن کے rate بڑھ جاتے ہیں جو تقریباً کوئی 5.6% mark up چلے جاتے ہیں۔ اب اسکے علاوہ جب دوسرا دوست نے بتایا کہ وہ کن مدات میں خرچ کیئے گئے۔ اب جناب والا! یہ ایک اکاؤنٹ ہے اسمیں کوئی وضاحت نہیں ہوتی کہ یہ کس مد میں خرچ ہوئے ہیں یہ حکومت کے کاروبار حکومت کے اخراجات حکومت کی تنخواہیں چلانے کے لئے اخراجات ہوئے ہیں۔ مثلاً ایک مہینے میں آخر میں آکے ہم نے ایک ارب روپے ایک ساتھ نکال لیئے تنخواہوں کیلئے۔ تو اُسی مہینے میں ہمارے دوارب روپے مرکزی گورنمنٹ سے ہمیں آگئے۔ وہ ایڈجسٹ ہوگئے۔ لیکن آگے جاکے پھر ہمیں ضرورت ہوئی ہم نے ترقیاتی اخراجات میں دوارب روپے اور نکال لیئے تو یہ کوئی اسکا باقاعدہ حساب نہیں ہوتا یہ جتنے بھی حکومت بلوچستان کے اخراجات ہوتے ہیں وہ اِسی اکاؤنٹ سے وہ چارج ہوتے ہیں۔ تو اسمیں کوئی تفصیل نہیں ہے۔ اسمیں تنخواہیں بھی شامل ہیں اسمیں ٹی اے رڈی اے بھی شامل ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کے پیسے بھی شامل ہیں اسمیں نان ڈویلپمنٹ بھی شامل ہیں ڈویلپمنٹ

غرض یہ کہ تمام اکاؤنٹ یہ ایک ہی اکاؤنٹ ہے اکاؤنٹ نمبر وَن جس سے یہ چارج ہوتے ہیں۔ تیسرا جو دوست نے سوال کیا کہ یہ over draft لینے کی ضرورت ابھی کیوں پیش آئی؟ گزارش یہ ہے کہ جو فارمولا ہے جس فارمولے کے تحت ہمیں پیسہ مِل رہا ہے اگر فارمولا یہ رہا تو ہر تین سال چار سال پانچ سال بعد ہم آ کے اِسی نہج کو پہنچیں گے۔ ایک سال اگر مرکزی حکومت نے پانچ دس ارب روپے دیدیئے چلاتے رہیئے تین چار سال تک ہم چلاتے رہیں گے۔ لیکن جس فارمولے کے تحت ہمیں پیسے ٹرانسفر ہو رہے ہیں مرکز سے اُس فارمولے کے حوالے سے ہمیں ہر پانچ سال کے بعد پھر ہماری کنڈیشن یہی ہو جاتی ہے۔ تو اِس سلسلے میں دوست کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس لئے اس این ایف سی میں جو ہم نے اسٹینڈ رکھا ہوا ہے یا این ایف سی میں ہم نے باقی دوستوں کے ساتھ مِل کے یہ گزارش کی ہے کہ ایک تو مرکزی حکومت صوبوں کو زیادہ وسائل دیں۔ پھر اُسکے ساتھ ساتھ صوبوں کے آپس میں جو تقسیمِ کار ہے اُسکو بھی بہتر کیا جائے۔ آبادی کو زیادہ weightage دیا جائے۔ لیکن آبادی کے ساتھ ساتھ جو دوسری parameters ہیں اُن کا بھی خیال رکھا جائے۔ مثلاً جناب والا! بلوچستان آبادی کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ یہاں پر منتشر آبادی کوئی ایسا آئی پی ڈی کے حوالے سے جس کو کہ یہ مسلّمہ اصول ہے جس کو پوری دنیا میں مانا جاتا ہے۔ تو آئی پی ڈی کے حوالے سے ہم نے گزارش کی ہے کہ اِسکو بھی مدّنظر رکھا جائے۔ یہاں پر اگر ایک آدمی کیلئے مثلاً ایک گاؤں کے لئے ہم اسکول بناتے ہیں گاؤں کی آبادی بیس ہزار ہے تو وہ اسکول بیس لاکھ روپے کا بنے گا لیکن کوئی ایسے علاقے میں جہاں پر یہی بیس لاکھ روپے وہاں پر چار سو آدمیوں کے لئے وہ اسکول بنے گا۔ تو ایک آدمی پر جو ہمارے اخراجات ہیں وہ اُس ڈویلپمنٹ کے زیادہ آتے ہیں بہ نسبتِ دوسرے صوبوں کے۔ تو جب تک یہ فارمولا ٹھیک نہیں کیا جاتا تو ہر چار، پانچ سال بعد ہم اِسی parameter پر اور اسی نہج پر آ کے رُک جاتے ہیں۔ یہی گزارش ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: جی رحیم صاحب آپ کا جواب آیا؟

<u>جان محمد بلیدی</u>: جناب اسپیکر! میرا جواب نہیں آیا۔ میں نے پوچھا تھا کہ این ایف سی آج نہیں ہوا ہے۔ جو پچھلی حکومت تین سال چلی ہے وہ بھی اِسی این ایف سی میں چلی ہے۔ وہ میں اِن سے پوچھنا چاہتا ہوں

کہ وہ کونسی وجوہات تھیں جنکی بنا پرانہیں over draft لینے کی ضرورت نہیں پڑی اور موجود گورنمنٹ over draft پر چل رہی ہے۔اس طرح مجھے ایک قصہ یاد آیا ایک دوست مالی مشکلات میں مبتلا تھا دوسرے دوست نے ان سے پوچھا کہ آپ اتنے سگریٹ کیوں پی رہے ہواس نے جواب دیا کہ میری مالی مشکلات ہیں اسی طرح اگر مالی مشکلات میں ہم مزید over draft لیتے رہے تو مزید مشکلات میں مبتلا ہونگے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ ابتک لی گئی over draft کی مالیت کتنی ہے؟

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ): جناب اسپیکر! میں نے اپنی بساط کے مطابق معزز رکن کے سوال کا واضح طور پر جواب دے دیا۔کہ جب مرکزی حکومت سے کسی سال drought یا خوشحال پاکستان پروگرام اس کے علاوہ اور بہت سارے پروگرام تھے جن کے لئے پیسے آتے تھے جن کی وجہ سے over draft لینے کی ضرورت نہیں پڑتی آج بھی اگر مرکزی حکومت سے ہمیں اس طرح کا کوئی پیکیج مل جائے جو ۴ یا ۵ ارب روپے کا ہوتو ہمیں over draft لینے کی ضرورت نہیں رہے گی اور یہ صفر/زیرو ہوجائے گا۔جب تک فارمولہ ٹھیک نہ ہو یہ دو چار سال ہم نکالیں گے لیکن آخری تین چار سالوں میں پھر معاملہ آکر یہاں رکے گا۔اور ہمیں اوورڈرافٹ کی ضرورت ہوگی۔یہ اوورڈرافٹ آج کا مسئلہ نہیں جب اختر مینگل کی حکومت تھی اس وقت بھی یہی سلسلہ تھا اس وقت ہم وزیراعلیٰ کی اجازت سے اسٹیٹ بینک کے ساتھ بیٹھ کر ایک ایسا معاہدہ کیا کہ over draft جو اس کولون میں converted کیا پھر ہر سال حکومت بلوچستان ۵ کروڑ روپے دیتا تھا۔جان جمالی کے دور میں بھی over draft چلتا تھا لیکن اس مرتبہ کچھ زیادہ ہوگیا ہے۔اور اس کی وجہ میرے خیال میں دوستوں کو سمجھ آجانا چاہئے۔کہ کیوں ہے؟ اگر ابھی مرکزی حکومت سے پیسے مختلف مدات میں ڈیویلپمنٹ اسکیمز میں آجائے۔تو یہ زیرو ہوجائے گا۔اور جہاں تک رحیم زیارتوال صاحب کے سوال کا تعلق ہے۔اس سلسلے میں گزارش ہے کہ آج کی جو فگر ہے تقریباً ۴ ارب روپے ہیں۔لیکن یہ فگر کبھی تین اور ڈھائی تک پہنچ جاتی ہے اسی طرح fluctuation کرتا رہتا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: میں وزیرموصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی نارمل مارکپ جو ہے وہ کتنی ہے؟

سیداحسان شاہ (وزیرخزانہ): اس میں ٹریژری کا جو rate ہوتا ہے سٹیٹ بینک کی طرف سے وہی چارج

ہوتا ہے سات سوملین تک 2.5 کے قریب لیکن مذکورہ rate سے بڑھ جانے کی صورت میں 5.6 persent چارج ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب دریافت فرمائیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: سوال نمبر 531

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! وزیر داخلہ موجود نہیں اگر مناسب سمجھے تو ان سوالات کو اگلے سیشن کے لئے defer کیا جائے۔ تاکہ وزیر داخلہ صاحب خود آ کر اپنے سوالات کا جواب دیں۔

جناب اسپیکر: وزیر داخلہ کی عدم موجودگی کی بنا پر ان کے یعنی ہوم ڈیپارٹمنٹ کے جتنے بھی سوالات ہیں ان کو ۶ مئی ۲۰۰۴ء کے اجلاس میں شامل کیا جاتا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! کیا وزیر موصوف صاحب ۶ مئی کے اجلاس میں تشریف لائیں گے۔ اگر کوئی تگڑہ منسٹر اس وقت ہمارے سوالات کا جواب دے دیں۔

جناب اسپیکر: وزیر موصوف ۶ مئی کو بھی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے چونکہ ان کی شادی ہو رہا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! اس بات کو کون یقینی بنائے گا کہ منسٹر صاحب آئندہ اجلاس میں تشریف لائیں گے۔ کیونکہ یہ روایات چلی آ رہی ہیں۔ جناب اسپیکر! with due respect جب بھی ہمارے سوالات آتے ہیں تو اس دن اس محکمے کا منسٹر صاحب غیر حاضر رہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب ہم نے وزیر صاحبان کو اس چیز کا پابند کیا ہے لیکن ان کی اجلاس میں عدم شرکت شادی کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا ہوم ڈیپارٹمنٹ کے تمام سوالات آئندہ اجلاس تک کے لئے defer کیئے جاتے ہیں۔ اگلا سوال سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب دریافت فرمائیں۔

☆519 سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

کیا یہ درست ہے کہ نومبر 2002 تا نومبر 2003 تک محکمہ امور پرورش حیوانات میں گریڈ 17 تا 22 پر تعیناتی اور تبادلے عمل میں لائی گئی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز کیا قائد ایوان نے اسمبلی کے فلور پر ویکسین اور راشن کی مد میں وافر مقدار میں خورد برد پر تحقیقات کا حکم دیا تھا مذکورہ حکم پر کس حد تک عملدرآمد ہوا ہے نیز اگر جواب نفی میں ہے تو اسکی وجہ بتلائی جائے؟

جام میر محمد یوسف (قائدایوان): محکمہ امور پرورش حیوانات میں گریڈ 17 تا20 تک مندرجہ ذیل تعیناتی وتبادلےعمل میں لائے گئے۔

کل تعیناتی گریڈ17۔ = 6 (کوئٹہ 2 زیارت 1 پشین 2 کوہلو 1)

تبادلے گریڈ17		تبادلے گریڈ18		تبادلے گریڈ19
کوئٹہ	17	لورالائی 4	پنجگور 1	کوئٹہ 3
خاران	3	حب 2	نوشکی 1	
مستونگ	3	قلات ا	سبی 1	
ڈیرہ بگٹی	4	ژوب 1	کوئٹہ 5	
قلعہ عبداللہ	3	نوشکی 7	مستونگ 1	
سبی	4	خضدار 3	زیارت 1	
اوستہ محمد	ا	پشین 6	لورالائی 1	
ڈیرہ مراد جمالی	5			
تربت	2			
قلعہ سیف اللہ	1			
ڈیرہ اللہ یار	1			

کل تبادلے

گریڈ17	68
گریڈ18	11
گریڈ19	03

محکمہ امور پرورش حیوانات میں ویکسینیشن اورراشن کی مد میں خرد برد کی تحقیقات کا جوحکم دیا گیا تھا وہ ضلع موسیٰ خیل کے مختلف گاؤں میں ویکسینیشن اورراشن کی تقسیم سے متعلق دیا گیا تھا تحقیقات سے یہ واضح ہوا کہ سوال نمبر 27 میں جن گاؤں کا تذکرہ کیا گیا تھا ان تمام گاؤں کا تعلق ضلع موسیٰ خیل سے ہے اوران تمام گاؤں میں ویکسینیشن کی گئی اورراشن تقسیم کیا گیا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: میرا ضمنی سوال یہ ہے۔کہ ضلع موسیٰ خیل میں لائیواسٹاک میں گریڈ ۱۷ کا آفیسر تعینات نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں۔جبکہ ضلع موسیٰ خیل میں ۲۳ لاکھ کے لگ بھگ مال مویشی پائی جاتی ہیں۔

میرعبدالقدوس بزنجو(وزیر محکمہ حیوانات): جناب اسپیکر! سردار صاحب کی سفارش پر گریڈ ۱۷ (VO) کی پوسٹنگ کی گئی ہے۔اس کے علاوہ سو کے قریب دوسرے اسٹاف جس میں کیمل مین اسٹاک اسسٹنٹ وغیرہ موجود ہیں۔

جناب اسپیکر: کیا آپ نے موسیٰ خیل میں گریڈ ۱۷۔کا ویٹرنری آفیسر تعینات کیا ہے۔

میرعبدالقدوس بزنجو(وزیر محکمہ حیوانات): جی ہاں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! آنریبل منسٹر صاحب میری ضمنی سوال نہ سمجھ سکے میرا کوئسچن یہ ہے کہ ضلع موسیٰ خیل جو مال مویشیوں کے حوالے سے زیادہ مال مویشی وہاں پالے جاتے ہیں وہاں پر سترہ گریڈ کا ایک افسر نہ لگانے کی کیا وجوہات ہیں جبکہ کوئٹہ، پشین اور دیگر اضلاع میں آپ لوگوں نے سترہ گریڈ کے چھ بندے لگائیں، اس کی وجوہات کیا ہوسکتی ہیں۔

جناب اسپیکر: جی!

میرعبدالقدوس بزنجو(وزیر محکمہ حیوانات): سردار صاحب پتہ نہیں کیوں ایسے کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر ابھی بھی seventeen گریڈ کے آفیسر وہ لگا دیے گئے ہیں۔اور باقی وہاں پر سو کے قریب کیمل مین اور اسٹاک اسسٹنٹ ہیں وہ بھی کام کررہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی seventeen کا ابھی آپ نے لگایا۔

میرعبدالقدوس بزنجو(وزیر محکمہ حیوانات): ہاں seventeen کے ابھی ہم نے بھجوادیا موسیٰ خیل۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب ابھی تو لگایا ہے seventeen کا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: نہیں جناب اسپیکر! یہ نام بتائیں کس کو لگایا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کا کیا خیال ہے یہ ہاؤس میں غلط بیانی سے کام لے گا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: وہ نام بتائیں سترا گریڈ کی کس بندے کی انہوں نے سفارش کی ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں بزنجو صاحب نام آپ کو پتہ ہے؟

میرعبدالقدوس بزنجو(وزیر محکمہ حیوانات): سترہ گریڈ کا ہے نام بعد میں سر! پوچھ کے بتادینگے ان کو۔سر! اتنے ضلعوں کا کون نام یاد کریگا۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: سر! اس کے بارے میں میں نے نہ کوئی سفارش پہلے کی ہے نہ میں نے request کی نہ میں نے کسی کو کہا ہے کہ سترہ گریڈ میں کسی کو لگاؤ نہ موسیٰ خیل میں سترہ گریڈ کا کوئی بندہ لگا ہوا ہے۔ (شور)

میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر محکمہ حیوانات): وینٹرنری افسر سر! سترا گریڈ کا ہوتا ہے ایک وینٹرنری افسر بھجوادیا ہے۔

جناب اسپیکر: یعنی آرڈر ہوا ہے ایک شخص کا۔

میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر محکمہ حیوانات): جی ہاں آرڈر ہو گیا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ بعد میں اجلاس کے بعد آپ کو نام بتائیں گے۔

میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر محکمہ حیوانات): سر! اس کو مطمئن کردینگے۔ (شور)

عبدالرحیم زیارتوال: بھوتانی صاحب مدعی سست گواہ چست والے معاملے میں وہ پڑ گیا ہے آج صبح سے اصل میں مسئلہ یہ ہے جناب اسپیکر! ہمارے پورے صوبے میں جہاں پر بہت زیادہ یعنی لائیوسٹاک موجود ہے آپ کو پتہ ہے یا تو موسیٰ خیل ہے یا ژوب ہے یا پھر بارکھان ہے جو مون سون کے رینج میں ہے اور یہاں اوسط بارش اکیس انچ ہوتی ہے یہاں پر آفس کا نہ ہونا لائیوسٹاک اس کے تحفظ کے لئے کسی کا نہ ہونا ان کو ترغیب نہ دینا ان کو نہ بتانا یہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے ہم صوبے میں کیا کر رہے ہیں جو آپ کا لائیوسٹاک ہے آپ کے لائیوسٹاک کا افسر ہی نہیں ہے وہاں آپ کا ڈاکٹر ہی نہیں ہے اور ایسے علاقے میں جہاں لائیوسٹاک کی ایک بکری بھی نہیں ہے وہاں پر آپ نے چھ، چھ لگا دیے ہیں تو وہاں لگانے کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب اسپیکر: OK بزنجو صاحب یہ آپ چیک کریں ضلع موسیٰ خیل کا کیونکہ مال مویشی کا جو رحیم صاحب بتا رہے ہیں اس کو آپ چیک کریں جہاں جہاں پر کمی ہے اس کو آپ پورا کردیں۔

میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر محکمہ حیوانات): اگر سر! سردار صاحب کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں پر seventeen گریڈ کا کوئی افسر وہاں لوکل ہو تو اور بات ہے ورنہ وہاں پر بھجوادیا وہ کمیشن میں آتا ہے اگر کمیشن وہ کلیئر کردے تو وہاں پر ہم لگا دینگے ورنہ وہاں پر بھجوا دیا گیا ہے اگر اس سے وہ مطمئن نہیں ہے تو

ہم اس کو۔۔۔۔۔۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: قائد ایوان رولز کو ریلکس کرتے ہیں اپوائنٹمنٹ خود کرتے ہیں سترہ گریڈ والا رولز کو ریلکس کیا جاتا ہے۔

میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر محکمہ حیوانات): یہ کوئی سر! ریلکسیشن کا وہ نہیں ہے رولز five میں ریلکسیشن کا کوئی ایسا نہیں کیا کہ وہ کسی علاقے کے لئے کریں وہ بلوچستان لیول کے ہوتے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! جو کچھ میں اب کہہ رہا ہوں رولز کو ریلکس کیا جاتا ہے بعد میں وہ بندہ اسی طرح بے شمار واقعات ہیں اس کی پروف ہم آپ کو دینگے۔

جناب اسپیکر: OK جان محمد بلیدی صاحب!

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! پشتو (حما ضمنی سوالونہ ستہ)

جناب اسپیکر: وہ دس، دس منٹ آپ لے لیتے ہیں اس وقت آپ صحیح سپلیمنٹری کیا کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: بات نہیں بنتی ہے ہمارا کام نہیں ہوتا ہے تو ہم کیوئسچن نہ کریں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ وہ ٹھوس جو آپ کے ذہین میں ہو وہی سپلیمنٹری آپ پہلے کیا کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! میں نے ٹھوس سپلیمنٹری کی کہ سترا گریڈ کا افسر موسیٰ خیل میں کیوں نہیں ہے یہ تو ٹھوس سوال ہے۔

جناب اسپیکر: ابھی تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے لگایا ہے، ابھی تو اس نے جواب دے دیا ہے آپ کو۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: نہیں سر! نہیں لگایا ہے کوئی بندہ نہیں ہے سترا گریڈ کا موسیٰ خیل میں۔

جناب اسپیکر: جی آپ کلیئر کردیں لگایا ہے یا نہیں لگایا ہے۔

میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر محکمہ حیوانات): سردار کے کہنے کے مطابق۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں سردار کے کہنے کے مطابق آپ چھوڑیں آپ خواہ مخواہ سردار کے، آپ نے لگایا ہے یا نہیں لگایا ہے اس کو۔

میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر محکمہ حیوانات): سر! وہ کہہ رہے ہیں کہ seventeen گریڈ کا کوئی ریلکس کر کے وہاں کے لوکل لگادیں۔

جناب اسپیکر: نہیں لوکل کو چھوڑیں لگے ہوئے ہیں۔

میر عبدالقدوس بزنجو(وزیر محکمہ حیوانات): باقی لگے ہوئے ہیں سر!۔

جناب اسپیکر: لگایا انہوں نے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! سترا گریڈ کا نہیں لگا ہوا ہے چھوٹا موٹا ہوسکتا ہے ایک گریڈ کا دو گریڈ کا۔۔۔۔

محمد عاصم کرد گیلو(وزیر مال): سردار صاحب کہہ رہے ہیں کہ رول five کو ریلکس کر کے کوئی آدمی وہاں پر تعینات کیا جائے وہ رول five سی ایم ہی ریلکس کر دیتے ہیں میں اس سے گزارش کرتا ہوں سردار صاحب سے کہ ہم چیف منسٹر سے بات کرینگے جو سردار صاحب کا، کابینہ میں وہ رول five کو ریلکس کرینگے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: یہ کابینہ کا فیصلہ ہم نے دیکھا ہے کابینہ کا فیصلہ ہوتے ہوئے رولز کو ریلکس کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: اب بزنجو صاحب دو بات سنیں ایک تو یہ کہ وہاں پر آپ پوسٹنگ کرائیں کسی کا یا یہاں سے کوئی ٹرانسفر کرائیں ایک نیا تعیناتی وہ بعد کی بات ہے لیکن آپ نے seventeen کا کوئی آدمی بھیجا ہوا ہے کوئی ڈاکٹر؟

میر عبدالقدوس بزنجو(وزیر محکمہ حیوانات): جی ہاں بھیجا ہوا ہے سردار کی سفارش پر ڈیرہ بگٹی سے ڈی او seventeen گریڈ کا وہ بھجوا دیا ہم نے اگر نہیں ہے پھر میں انشاءاللہ دوسرا بھجوا دونگا۔

جناب اسپیکر: OK ٹھیک ہے ابھی ایک سپلیمنٹری پر اتنا ٹائم۔۔۔۔۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: ابھی تو بات وہ بھی آرہی ہے جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: تو ٹائم پورا ہوگا باقی سوالات پھر رہ جائیں گے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک سوال کنندہ پانچ سپلیمنٹری کرسکتا ہے رولز کے مطابق میں آپ کو رولز دکھا سکتا ہوں پانچ سپلیمنٹری ایک بندہ کرسکتا ہے یہ رولز میں لکھا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! اس کے علاوہ ہر ممبر ایک ایک سپلیمنٹری کرسکتا ہے یہاں پر لکھا ہوا ہے خرد برد کی

تحقیقات کرنے کے لئے قائد ایوان نے کوئی افسر یا کوئی کمیٹی تشکیل دی تھی نام و تاریخ بتائیں نمبر ا، انکوائری کرتے وقت بحیثیت سوال کنندہ مجھے کیوں حقائق کو معلوم کرنے کے لئے رابطہ نہیں کیا گیا نمبر ۳ ویکسین اور راشن کے گوشوارے میں ورگ لکھا ہے کیا یہ موسیٰ خیل میں نہیں ہے؟ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ پاکستان میں ورگ گاؤں آپ کو نہیں ملے گا شب ڈا کیاں یہ گاؤں موسیٰ خیل میں نہیں ہے جناب اسپیکر! راشن اور ویکسین کی مد میں یہاں پر خرد برد ہوا ہے میں نے سی ایم صاحب کو کہا تھا حتیٰ کہ سی ایم صاحب نے آرڈر کیے تھے کہ میں اس کی تحقیقات کرونگا ابھی انہوں نے کہا کہ تحقیقات ہو گئی ہیں معاملہ صاف ہے تحقیقاتی کمیٹی کی کچھ اس میں گڑ بڑ نہیں ہے جناب!

<u>جناب اسپیکر:</u> آپ یہ پڑھ لیں کہاں ورگ لکھا ہوا ہے؟

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> درگ نہیں ہے ورگ ہے جناب! میں جانتا ہوں میرا علاقہ ہے ورگ لکھا ہوا ہے ورگ کا بتائیں۔

<u>جناب اسپیکر:</u> پیج نمبر کیا ہے، کس پیج پر لکھا ہوا ہے سردار صاحب بتا دیں، صفحہ نمبر کیا ہے؟

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> صفحہ نمبر دس اور گیارہ۔

<u>جناب اسپیکر:</u> دس اور گیارہ، گیارہ پر لکھا ہے یا دس پر؟

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> نہیں جناب اسپیکر صاحب! میرا سوال تھا آپ اس میں دیکھیں سوال نمبر ستائیس میں میرا سابقہ سیشن میں سوال تھا سوال نمبر ستائیس انہوں نے گوشوارہ جو دیا تھا اس میں ورگ اور شب ڈا کیا تھا۔

<u>جناب اسپیکر:</u> نہیں ابھی اس وقت آج کی بات کرو آپ جو پڑھ رہے تھے کہاں سے پڑھ رہے تھے؟

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! میں اپنے سوال کا حوالہ دے رہا ہوں سوال نمبر ستائیس جو میں نے کیا تھا گزشتہ سیشن میں اس میں جو گوشوارہ انہوں نے فراہم کیا تھا۔

<u>جناب اسپیکر:</u> یہ سپلیمنٹری آپ اس سوال پر کر رہے ہیں یا اس کی۔۔۔۔۔

<u>سردار محمد اعظم موسیٰ خیل:</u> اسی کی۔

<u>جناب اسپیکر:</u> تو اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: سوال نمبر ستائیس میں جو گوشوارہ انہوں نے فراہم کیا تھا سابقہ اجلاس میں اس گوشوارے میں جو لکھا تھا ورگ اور شب ڈاکیا کہ ان دوگاؤں میں ہم نے ویکسین اور راشن تقسیم کیئے جبکہ یہ دوگاؤں موسیٰ خیل میں ہیں نہیں جناب! اس میں خرد برد ہوا ہے تحقیقات کے حوالے سے میں نے کہا کہ ہم نے تحقیقات کی ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سردار صاحب! کی خدمت گزارش یہ ہے کہ وہ اپنے گاؤں میں جا کر وہ ایم پی اے ہیں ماشاءاللہ ان کو پتہ ہوگا کہ کس گاؤں میں ویکسنیشن ہوئی کس میں نہیں ہوئی لیکن اگر پرنٹنگ مسٹیک ہے کوئی الف، د، و، کا فرق آ گیا تو یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے جہاں ورگ کی بجائے جو درگ لکھا ہوا ہے تو یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے لیکن اگر اس گاؤں میں وہ عمل ہوا ہے جس کا جواب دیا گیا ہے تو اس کا مطلب ٹھیک ہے جناب والا! اس میں تو کوئی قباعت نہیں ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! اس بات سے میں اتفاق نہیں کرونگا جیسا احسان شاہ صاحب فرما رہے ہیں ورگ کو درگ کرنا اور ڈاکیان کو شب ڈاکیہ کرنا۔ (شور)

جناب اسپیکر: نہیں ورگ میں ہوا ہے، رحیم صاحب، رحیم صاحب اس کو بیٹھائیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: (پشتو)

میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور حیوانات): جناب اسپیکر! ستائیسواں سوال کا اسی وقت پوچھنا چاہیے تھا ان کو اپنے علاقے کا نام پتہ نہیں ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو ایک تجویز دیتا ہوں اس پر آپ رولنگ دے دیں، میری تجویز ہے کہ آنزیبل منسٹر صاحب اور ایک اے ڈی او لورلائی جاتے ہیں اس کی تحقیقات کرتے ہے اور اسمبلی پر ہم اس کی تحقیقاتی رپورٹ لائینگے۔

جناب اسپیکر: نہیں پہلا آپ یہ کریں کہ اجلاس کے بعد بزنجو صاحب کے دفتر میں جائیں اور اس کو بریف کر دیں وہ ڈاکومینٹس دکھائیں بزنجو صاحب سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو آپ کو مطمین کریگا اگر اس کا خدشہ تھا تو آپ اسپیشل جا کر اس کی انکوائری کر لیں۔

میر عبدالقدوس بزنجو (وزیر امور حیوانات): بالکل ٹھیک ہے جی۔

جناب اسپیکر: OK جی اگلا سوال نمبر میر جان محمد بلیدی۔

جان محمد بلیدی: دوست نے کہا جوانوں کی باری ہے اللہ ان کو سچ بولنے اور انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

☆616 جان محمد بلیدی: کیا وزیر ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ نے مالی سال 04-2003 کے دوران کتنے ملازمین تعینات کیئے ہیں۔ نیز ان ملازمین کا تعلق کن کن اضلاع سے ہے۔ تفصیل دی جائے؟

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن): مالی سال 04-2003 کے دوران محکمہ ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن میں 25 افراد کی تعیناتی گریڈ 1 تا 11 کی گئی ہے جس کی ضلع وار تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1	لورالائی	2
2	چاغی	7
3	کیچ	2
4	سبی	3
5	جعفر آباد	2
6	قلات	4
7	ژوب	1
8	لسبیلہ	1
9	کوئٹہ	3
	ٹوٹل	25

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! ملازمتوں کے حوالے سے میرا سوال تھا بلوچستان میں صرف نو اضلاع نہیں ہیں اس سے زیادہ ہیں اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صرف نو اضلاع کو کیوں لیا گیا ہے۔ دوسرا میرا ضمنی یہ بنتا ہے سر! کہ وہ لکھیں یہ جوان ہیں بھول جاتے ہیں دوسرا یہ بنتا ہے وہ کونسی وجوہات ہیں جبکہ ژوب اور

لسبیلہ کو ایک ایک اور لورلائی، کیچ اور جعفرآباد کو دو دو جبکہ چاغی جوان کا اپنا ضلع ہے اس میں سات ملازمتیں دی گئی ہیں کرائیٹیر یا کیا بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: OK دو سپلیمنٹری آپ کی ہوگئیں۔

جان محمد بلیدی: دو کر دیے سر!

جناب اسپیکر: اچھا تیسرا ہے۔

جان محمد بلیدی: نہیں سر! فی الحال نہیں ہے وہ بتا دیں تیسرا بن جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: دو سپلیمنٹریاں ہیں ان کا جواب دے دیں۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): سر! پہلا انہوں نے کہا تھا کہ جتنی ملازمتیں لی گئی ہیں اوّل تو ہماری حکومت ملازمتیں دی رہی ہیں پہلے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کبھی ملازمتیں تھی ہی نہیں اور یہ ہمارے مسلم لیگ (ق) اور جام صاحب کی گورنمنٹ ہے جو ملازمتیں نکال رہی ہیں اس عوام کے لئے بلوچستان کے لوگوں کے لئے جان محمد صاحب نے کہا کہ یہ آپ نے جو سات لے لیے ہیں سات نہیں ہے میرٹ لسٹ پر آتے ہیں جتنے بھی ڈسٹرکٹ کے لوگ ہیں جو بھی آئیں وہ آتے ہیں اور جو بھی انٹرویو ٹیسٹ میں پاس ہوتے ہیں انہی کو ہم سلیکٹ کرتے ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہم نے ڈسٹرکٹوں کو اگنور کیا ہے یا صرف انہی ڈسٹرکٹ کو رکھ لیا ہے یا سات ہم نے چاغی سے لیا ہے یا دوسرے ڈسٹرکٹوں کو تھوڑا تھوڑا دیا ہے یہ بات نہیں ہے میرٹ لسٹ پر آیا ہے سر! اور وہاں باقاعدہ ہمارے ایکسائز میں جو چار سینئر لوگ بیٹھتے ہیں وہاں انٹرویو ٹیسٹ ہوتے ہیں اس کے تحت آتے ہیں باقی کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں پوسٹ خالی ہو جاتی ہے کوئی مر جاتا ہے تو ان کی جگہ پر لے لیتے ہیں تو اس سلسلے میں جو آگے ہیں اس طریقے سے۔۔۔۔

جان محمد بلیدی: یہ ہمارے جوان دوست ہیں اس کو لکھ لیں تاکہ اس کو جواب دینے میں آسانی ہو میں دوبارہ اس سوال کو دوراتا ہوں کہ سر! میں نے کہا وہ کونسے کرائیٹیر یا ہے جس میں ژوب میں ایک آیا آپ نے اتنا ہی کہا ہے کہ دیکھیں ایک تو فراڈ ہمارا یہاں شروع ہو چکا ہے ابھی آپ کے ڈسٹرکٹ کے کیسے سات آگئے ہیں یہ تو پتہ چلے۔ اچھا اسی حوالے ابھی آپ دیکھیں سر! تمام ایکسائز کی پوسٹیں جو شائع ہوئیں نہ ان کو

میرٹ پر کردیا گیا جو کوٹہ سسٹم تھا کہ ژوب کا اتنا تربت کا اتنا کیچ کا اتنا لورلائی کا اتنا اور ہمیں یہی وہ خدشہ ہے کہ اس میں بھی جو میرٹ ہوگا وہ تو صرف چاغی ہوگا باقیوں کے ساتھ یہی ہوگا میں نے کہا وہ کونسا کرائیٹیریا ہے آپ نے کیا ہے آپ نے کانسٹیبل بھرتی کیئے ہیں اس میں آپ نے کونسا میرٹ، کیا آپ کو چاغی سے سات ملے اور کیچ سے دولسبیلہ سے ایک وہ کوئی جوان نہیں تھے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جان محمد صاحب! اس نے جواب دے دیا کہ یہ میرٹ کمیٹی ہے اس میں اس ضلع کے آ گئے سب ضلعوں کے آگئے وہ میرٹ لسٹ پر جو آئیں یہ وہی ہیں۔

شفیق احمد خان: سر! پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! کوئٹہ شہر میں اٹھارہ لاکھ آبادی ہے اور اس میں ٹوٹل تین دیئے ہیں جبکہ یہاں میرٹ کے حساب سے تو ان لوگوں کا ہمیشہ یہی رونا رہا ہے چونکہ کوئٹہ شہر میں تعلیم زیادہ ہے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: شفیق صاحب! یہ ضلع وار تقسیم نہیں ہے۔

شفیق احمد خان: تقسیم ہم یہی چاہتے ہیں کہ یہ غلط ہوا ہے ہمارے کہنے کا مقصد ہے کہ تحقیقات کی جائے کہ انہوں نے یہ طریقہ کار غلط ایڈاپٹ کیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ OK جی!

امان اللہ نوتیزئی (وزیرا یکسائز اینڈ ٹیکسیشن): ہر محکمے میں کوئٹہ کو آپ اٹھائیں جہاں بھی اٹھائیں پہلے بھرتی ہوچکی ہیں بہت سارے سر! ایسا نہیں ہے کہ ہم ایک جگہ سے لے لیا ہے اور دوسری جگہ سے نہیں لیا ہے کوئٹہ کی یا دوسری جگوں کی اٹھالیں میرٹ پر ہوا ہے اور میرٹ پر آپ لوگ آتے ہیں تو آجائیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی رحیم صاحب! مختصر۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! اگر ایک حقیقت پسندی سے کام لیا جائے واقعتاً اوپن میرٹ ہو اور کوئٹہ کے بھی اس میں لوگ شامل ہوں ژوب کے بھی شامل ہوں چاغی کے بھی شامل ہوں تو یقینی بات یہ ہے کہ کوئٹہ والے یہ تمام سیٹیں لے جائیں گے تو بات یہ ہے جہاں شک وشہبہ کی بات کی جاتی ہے وہ ایسی نہیں کہ ہوا میں کی جاتی ہے ان پر شک وشہبہ کیا جاسکتا ہے کہ چاغی والے کوئٹہ سے زیادہ قابل اور میرٹ کے

حوالے سے وہ میرٹ پر پہلے نمبر پر یہ ہو ہی نہیں سکتا البتہ دوسری جو یہ پیوند لگاتے ہیں وہ لگاتے جائیں یہ جو بات کرر ہے ہیں کہ اس بنیاد پر وہ آئیے ہیں تو اس پر ہم یقیناً شک کی نگاہ سے بھی دیکھیں گے اس میں شک بھی ہے یہ مشکوک بھی ہے اور یہ ہو بھی نہیں سکتا کہ کوئٹہ میں جہاں بھی۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں رحیم صاحب یہ ضروری نہیں ہے ہمارے اضلاع میں ایسے ایسے لوگ جو بہت۔۔۔۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): ہمارے لوگوں میں بھی قابلیت ہوتی ہے ایسی بات نہیں۔

شبیر احمد بادینی: جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کے میرٹ پر لے جائیں کیونکہ دوسرے ڈسٹرکٹ میں تعلیم یافتہ ہیں پڑھے لکھے لوگ ہیں وہ بھی میرٹ پر آسکتے ہیں یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئٹہ صرف میرٹ پر آئے گا دوسرے ڈسٹرکٹ نہیں آئیں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! میری چھوٹی سی گزارش ہے وہ یہ ہے کہ ہم جس طریقے سے چیزوں کو بگاڑ رہے ہیں یہ انجام کا کسی کو پتہ نہیں ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا بنیادی طور پر میرٹ کے اصول کو پامال کرتے ہوئے پورے صوبے میں آپ کی بلاک ایلوکیشن میں منسٹر ایجوکیشن صاحب آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں منسٹر صحت آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں ہم آپ کو اسی فلور پر آپ کو دکھا دینگے اپنے ایک ضلع میں وہ تیس پرائمری اسکول کھول رہے ہیں تو کیا کوئی دوسرا ضلع ایک پرائمری اسکول کا حق نہیں رکھتا اب آپ پوچھیں گے تو وہ کہتا ہے کہ میں نے میرٹ پر کھولے ہیں ہیلتھ کے ہسپتال جو ہے اس کی بھی یہی پوزیشن جناب اسپیکر! جہاں کا منسٹر ہوتا ہے اسی ضلع کے سب لوگ، باقی پریڈ کرتے رہے جناب اسپیکر! یہ پریڈ والا معاملہ نہیں ہے ایمانداری سے سب لوگوں کا اس صوبے پر حق ہے صرف یہ نہیں کہ میں جہاں سے منسٹر بنتا ہوں اس کا حق بن جاتا ہے اور جہاں سے منسٹر نہیں ہے بس پھر وہ پریڈ کرتے رہے جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں اور آپ کے ذریعے سے ہمارا کوئی سہارا نہیں ہے ہمارے حقوق کی پروٹیکشن کسٹوڈین کی حیثیت سے آپ ہی کرینگے آپ ہی ان کو کہیں گے کہ بابا یہ جو میرٹ کی بات ہے ایمانداری سے اگر کہتا ہے کہ میں نے میرٹ پر کیا ہے۔۔۔۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): جناب اسپیکر صاحب! میں اس کا جواب دیتا ہوں اپنے آنرئبل ممبر کو زیارتوال کو ایک یہ ہے یہ اس ڈسٹرکٹوں میں خالی پوسٹیں تھیں اس میں کوئی بھی آپ کا نہیں ہے جو اس

ڈسٹرکٹس سے آئے ہیں وہ اس ڈسٹرکٹس کے ہیں چاغی ڈسٹرکٹ میں سات پوسٹیں خالی تھیں کسی میں دو یہی بات ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: رحیم صاحب آپ تشریف رکھیں، جی گیلو صاحب تشریف رکھیں ابھی شاہ صاحب اس میں یہ ہے کہ ایک بات لیگل ہے جائز ہے اور ہونا بھی اس طرح چاہیے کہ پورے بلوچستان میں، میرے خیال میں یہ مناسب ہوگا کہ ضلع وائز ہر ضلع کا حق اس میں ہو کوٹہ سسٹم ہو یا جو بھی طریقہ ہو یہ صوبائی لیول پر جتنے بھی ہوتے ہیں اس میں خدشات ہیں جہاں تک رحیم صاحب کا سوال ہے میں اتنا کہتا ہوں کہ واقعی یہ بیماری آج کی نہیں ہے، آپ سنیں، جب میں بول رہا ہوتا ہوں آپ لوگ آپس میں بات کرتے ہو یہ بیماری رحیم صاحب آپ جس بیماری کی نشاندہی کرتے ہو واقعی یہ صحیح ہے یہ آج کی نہیں ہے ۸۸ سے بلکہ ۸۵ سے جب ہم ہوش سنبھالا ہے جو منسٹر ہو وہ اپنے حلقے کو زیادہ ترجیحی دیتا ہے وہاں سے لوگ لیتے ہیں چاہے ڈویلپمنٹ کے حوالے سے ہو چاہے سروسز کے حوالے ہو اور اس کا واقعی انجام صحیح نہیں ہے تو اس سلسلے میں آپ لوگ ذرا کچھ کیبنٹ میں کریں یا کوئی طریقہ کریں ہم سے اس سے زیادہ اور کیا کر سکتے ہیں میرٹ، میرٹ ہے OK۔

<u>سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)</u>: جناب اسپیکر! انشاءاللہ آپ کی ہدایت کے مطابق کیبنٹ کے دوستوں سے گزارش کریں گے اور چیف منسٹر صاحب سے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: اس بیماری کا حل نکالیں شاہ صاحب میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ آج کا نہیں ہے ۸۵ سے ہم نے دیکھا ہے جو ڈیپارٹمنٹ جس کے پاس چلا گیا اس ڈیپارٹمنٹ میں اسی ضلع کے کام ہونگے تو اس کا ذرا وہ کریں۔

<u>سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)</u>: انشاءاللہ سر! آپ کی ہدایت پر فوری۔۔۔۔

<u>عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم)</u>: جناب اسپیکر! یہ کسی دور میں ہوا ہے جہاں تک یہ لوگ میرٹ کی بات کر رہے ہیں ظاہر ہے کہ حزب اختلاف والوں کے ساتھ اس کے سوا اور کیا ہے اگر وہ اس پوزیشن میں ہوتے تو اپنی حکومت بنا لیتے جو حکومت بنی ہے ظاہر ہے اس کی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں حکومت کی اپنی پالیسی ہوا کرتی ہے۔

جناب اسپیکر: صدیقی صاحب! ایک بات سن لیں، رحیم صاحب آپ تشریف رکھیں، صدیقی صاحب میں نے کہا ۸۵ سے یہ ہو رہا ہے ۸۵ میں ان کی حکومتیں بھی آئی تھیں اور آپ کی حکومتیں بھی میں نے سب کی بات کی ہے ۸۵ سے جتنی بھی حکومتیں بنی ہیں اور جو منسٹر بنا ہے سب نے یہی کیا ہوا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ خدارا! یہ کابینہ اس پر بیٹھ جائے کیونکہ اس کا انجام بہت خطرناک ہوگا۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): جس حکومت میں یہ لوگ ہوتے ہیں اس وقت تو پھر میرٹ کا لحاظ نہیں رکھا جاتا ہم نے دیکھا ہے کہ simple بی اے جو ہے وہ ایس ایس ٹی لگے ہیں وہ کس دور میں لگے ہیں کس نے لگائے ہیں جب ہماری باری آجاتی ہے وہ پھر میرٹ کی بات شروع کرتے ہیں وہ اپنی بات کیوں نہیں کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال نمبر۔۔۔

جان محمد بلیدی: جناب ہر ضلع کا باقائدہ ضلع وار کوٹہ ہونا چاہیئے۔

جناب اسپیکر: جان محمد بلیدی صاحب سوال دریافت فرمائیں۔

☆617 جان محمد بلیدی: کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

مالی سال 03-2002 کے دوران حکومت کو کسقدر محاصل حاصل ہوا ہے۔ اور اس میں گزشتہ مالی سال کی نسبت کتنے فی صد اضافہ ہوا ہے۔ نیز رواں مالی سال کے دوران اضافے کا تناسب بھی بتایا جائے؟

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): محاصل دوران مالی سال 03-2002، مالی سال 04-2003 (یکم جولائی تا 28 فروری) درج ذیل ہے:۔

(الف) یکم جولائی تا 28 فروری 2003	27,14,58,770/=
(ب) یکم جولائی 2003 تا فروری 2004	34,13,88,510/=

اسطرح تقریباً 7 کروڑ روپے کا اضافہ 8 ماہ میں ہوا ہے۔ اور انشاء اللہ جون تک زیادہ اضافہ ہوگا۔ یہ اضافہ تقریباً 26 فیصد ہے۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے گا کوئی ضمنی سوال؟

جان محمد بلیدی: جناب جواب تو میں نے پڑھ لیا ہے اب وزیر صاحب پوائنٹ وائز میرے ضمنی سوال نوٹ کرتے جائیں تا کہ ان کو جواب دینے میں آسانی ہو۔

جناب اسپیکر: جی آپ نوٹ کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب! یہ کہیں نہیں لکھا ہوا ہے کہ معزز ممبر منسٹر کو ڈائریکٹ کہے کہ وہ ان کے ضمنی سوال نوٹ کرتا جائے وہ اپنا سوال پوچھے منسٹر اس کا جواب دے گا۔

جناب اسپیکر: جان محمد یہ صحیح ہے آپ اپنا سوال کریں یہ ان کا کام ہے چاہے نوٹ کریں یا آپ کو زبانی جواب دیں۔

جان محمد بلیدی: جناب! وہ نہیں دیتے ہیں ہم ضمنی بار بار کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ہم بیٹھے ہوئے ہیں جب تک وہ سوال کا جواب نہیں دیں گے ہم ان کو نہیں چھوڑیں گے۔

جان محمد بلیدی: جناب! ہم ٹائم بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

جان محمد بلیدی: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا اور آپ نے کہا ہے کہ لائسنس جاری نہیں ہوئے ہیں ہمیں یہ بتلایا جائے کہ وہ کو نسے لائسنس ایک جگہ سے دوسری جگہ شراب خانوں کے ہیں۔ (مداخلت) جناب! رو ینو کی بات ہے رو ینو کے حوالے سے ابھی بات ہو رہی ہے یہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔

جناب اسپیکر: اس کو اب آپ پورا کرنے دیں۔

جان محمد بلیدی: جناب! اس میں یہ ہے کہ جو انہوں نے رو ینو کی بات کی ہے میں پوچھنا یہ چاہ رہا ہوں کہ اس میں یہ وضاحت کی جائے کہ وہیکل کی مد میں پراپرٹی کی مد میں کتنا کتنا ہوا ہے۔ جو دوسری ضمنی میری بنتی ہے وہ یہ کہ انہوں نے کہا ہے سات کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے وہ بتلایا جائے کہ وہ کونسی وجوہات تھیں کہ یہ اضافہ کیسے ہوا۔

جناب اسپیکر: اس نے کارکردگی اچھی دکھائی ہوگی۔

جان محمد بلیدی: تو وہ بتائیں شراب زیادہ بیچا ہے پراپرٹی میں زیادہ کمایا ہے کیا کیا ہے جبکہ ہمارے ہاں معاہدہ ہوا ہے کہ شراب پر پابندی ہے ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ نے شراب زیادہ بیچی ہے اس مد میں

آپ کو یہ پیسے زیادہ ملے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ اسکو صحیح سمجھیں کہ جو سات کروڑ روپے اضافہ ہوا ہے وہ کس مد میں ہوا ہے

جان محمد بلیدی: وہ بتائیں کہ لکوائیڈ میں شراب میں پراپرٹی میں یا کہ گاڑیوں کے ٹیکسز میں۔

جناب اسپیکر: آپ بتائیں سات کروڑ روپے اضافہ کس مد میں ہوا ہے۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیرا یکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جوانہوں نے پوچھا ہے اس کی تفصیل میں نے ان کو دیا ہے باقی اگر وہ چاہتے ہیں شراب میں وہیکل میں پراپرٹی میں جتنا اضافہ آیا ہے اس کے لئے وہ فریش سوال لائیں میں ان کو اس کی تفصیل دے دونگا۔

جان محمد بلیدی: یہ جو اضافہ انہوں نے کہا ہے وہ تین مدوں میں اضافہ ہوا ہے یہ پیسے آپ کو کہاں سے ملے ہیں۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیرا یکسائز اینڈ ٹیکسیشن): آپ فریش کوئیسچن لائیں میں اس میں آپ کو سارا بتا دونگا۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): یہ انکو اعتراض سات کروڑ کے اضافے پر ہے ان کو پریشانی کس بات کی ہے یہ اضافہ ان کے اچھے نظم وضبط کا ہے حکومت generate کر رہی ہے۔

جان محمد بلیدی: جناب ڈپٹی اسپیکر کو بٹھائیں۔

اامان اللہ نوتیزئی (وزیرا یکسائز اینڈ ٹیکسیشن): ہم نے تو پیسے میں اضافہ کیا ہوا ہے گھٹا یانہیں ہے یہ حکومت کی کامیابی ہے۔

جناب اسپیکر: جان محمد صاحب! آپ کی ضمنی کیا بنتی ہے؟

جان محمد بلیدی: جناب! انہوں نے کہا ہے ستائیس کروڑ سے اس سال ہمیں چونتیس کروڑ روپے ملے ہیں تو میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ آپ ہمیں یہ بتائیں ہمارے ہاں ہمیں جو ٹیکس ملتا ہے وہ تین مد ہیں ایک ہے شراب۔ دوسرا گاڑیوں سے ٹیکس لیتے ہیں تیسرا ہے پراپرٹی۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کن مدات میں کتنا ملا ہے اور وہ وجہ بتائیں آیا شراب میں تو نہیں ہے وجہ بتلائے؟

امان اللہ نوتیزئی (وزیرا یکسائز اینڈ ٹیکسیشن): اس میں حکومت کو اضافہ ہوا ہے گھٹا یانہیں ہے۔

جان محمد بلیدی: جناب! جواب نہیں دے سکتے ہیں تیاری کر کے نہیں آتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جان محمد صاحب آپ نے پوچھا ہے کہ کتنا اضافہ ہوا ہے اس نے تو اضافہ کا بتلا دیا کہ سات کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب! وہ فریش کوئیسچن لائیں اس کو اس کی تفصیل دیں گے محکمہ اس کو تفصیل دے دے گا۔

جان محمد بلیدی: جناب! ایک تو ڈپٹی اسپیکر صاحب کو منع کر دیں وہ بار بار اٹھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جان محمد صاحب! اگر اس کے لئے نیا سوال لائیں ہر مد میں وہ آپ کو بتلائیں گے۔

جان محمد بلیدی: جناب! یہ ضمنی ہے آپ کو پتہ ہے وزیر صاحبان یہاں آ کر سوال جواب دیکھ لیتے ہیں آپ کہتے ہیں تو میں فریش کوئیسچن لاتا ہوں۔

جناب اسپیکر: او کے فریش کوئیسچن لے آئیں۔ جناب جان محمد بلیدی اپنا سوال نمبر 624 دریافت کریں۔

☆624 جان محمد بلیدی: کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ متحدہ مجلس عمل اور مسلم لیگ (ق) کے درمیان دوران حکومت سازی یہ معاہدہ ہوا کہ شراب پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے گی؟

(ب) کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ اس معاہدہ پر کسقدر عمل درآمد ہوا ہے اور اس وقت تک بلوچستان بھر میں کتنے وائین اسٹور کے لائسنس کینسل کر دیئے گئے ہیں۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے بھی بعض افراد کو وائین اسٹور کے لائسنس جاری کر دیئے ہیں اگر ایسا ہوا ہے تو ان وائین اسٹورز کے نام اور اضلاع بتلائے جائیں؟

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): (الف) محکمہ ہذا کو اس معاہدہ کا علم نہیں۔

(ب) سال 1999 کے بعد کسی بھی فرد کو وائین سٹور کا لائسنس جاری نہیں کیا گیا۔

(ج) کسی بھی وائین سٹور کا لائسنس منسوخ نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی کوئی وائین سٹور کا لائسنس صوبے کے کسی ضلع کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ جی ضمنی سوال؟

جان محمد بلیدی: جناب! اس میں یہ ضمنی ہے جیسا کہ ہم نے پہلے کہا تھا کہ وہ کونسے لائسنس ہیں انہوں نے کہا وہ ہم نے جاری نہیں کئے ہیں اور اس میں ہمارا جو دوسری ضمنی بن رہی ہے وہ یہ کہ ایک جگہ جو پہلے کہیں اور تھا اس کو دوسری جگہ شفٹ کیا گیا ہے اور دوسرا یہ کہ اس دوران کتنے پرمٹ شراب کے لئے اور جاری کئے گئے ہیں ان میں کتنا اضافہ کر دیا گیا ہے یہ بھی بتلایا جائے جبکہ ہمارا ایک معاہدہ تھا حکومت بناتے وقت آپ کو بھی یاد ہے مسلم لیگ نے اور ایم ایم اے نے شراب پر پابندی عائد کی جائے گی لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس میں تو اضافہ ہوا ہے۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب! اب تک کوئی لائسنس جاری نہیں ہوا ہے۔

جان محمد بلیدی: ٹرانسفر کی بات ہے۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): اگر وہ چاہتے ہیں کہ ٹرانسفر تو اس کی لسٹ ہم ان کو دے دیں گے لیکن کوئی نیا لائسنس جاری نہیں ہوا ہے۔

جان محمد بلیدی: جناب! یہ تو انہوں نے کہا ہوا ہے یہ بتلائیں کہ ٹرانسفر کتنے ہوئے ہیں وہ آپ کو بتائیں اور کتنے پرمٹ جاری ہوئے ہیں اور کہاں جاری ہوئے ہیں۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب! پرمٹ کوئی جاری نہیں ہوئے ہیں آپ میرے دفتر آ جائیں جو ٹرانسفر ہیں میں ان کی لسٹ آپ کو دے دونگا۔

جان محمد بلیدی: جناب! یہ دفتر میں بلانے والی بات ہے سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): آپ کو یقین نہیں ہوتا ہے ہم اضافہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کیوں اضافہ کیا ہے اس لئے آپ آ جائیں آپ کو تفصیل دے دیں گے۔

جان محمد بلیدی: جناب! ہمیں اس بات پر دکھ ہے کہ شراب پر پابندی عائد کی گئی اور اس میں اضافہ ہوا تو سارے یہ سوالات ہم نے اسی تسلسل میں کئے ہیں پتہ چلے کہ یہ کیوں ہوا اور انہوں نے اس معاہدے پر کیوں عمل درآمد نہیں کیا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کو تو جواب دے دیا ہے کوئی لائسنس جاری نہیں کیا ہے۔

حافظ حسین احمد شرودی (وزیر بلدیات): جناب! یہ بڑا اہم سوال ہے اوراس کواس انداز سے نہ لیا جائے یہ سنجیدہ سوال ہے یقینی طور پر یہ معاہدہ ہوا تھا کہ مسلم لیگ اور ایم ایم اے کی حکومت شراب پر پابندی لگائے گی اور یہ کسی فرد کا مسئلہ نہیں ہے پورے معاشرے کا مسئلہ ہے مذہبی طور پر اخلاقی طور پر شراب نوشی ایک جرم ہےاس کے لئے ہم سب نے مل کر اقدامات کرنے ہیں اور ہم اپنی حکومت کی طرف سے آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ معزز ممبران کو ہم اس معاملے میں انتہائی سنجیدہ ہیں اور آپ کے تعاون کی ضرورت ہے یہ ہمارا اجتماعی مسئلہ ہے معاشرتی اس کے لئے جو بھی رکاوٹیں ہوں ہمیں مل کر انہیں دور کرنی چاہئیں معاشرہ تباہ ہو رہا ہےاور صرف اس صوبے کا مسئلہ نہیں ہے یہ ایک عالمی مسئلہ ہےاوراس لئے انتہائی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کو مذاق کے انداز سے یا غیر سنجیدہ انداز سے نہیں لینا چاہئے آپ درست فرما رہے ہیں کہ ہم اس کے لئے سب مل کر کوشش کریں گے اور اب تک کچھ نہیں ہے۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): اقلیت کو جو مراعات حاصل ہیں ہم اس کے پابند ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق۔ اور اگر کوئی مسلمان پیتا ہے اس کو پکڑیں گے۔

جناب اسپیکر: حافظ صاحب!

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! یہاں جان محمد بلیدی صاحب نے سوال میں ایم ایم اے اور مسلم لیگ ق کے درمیان معاہدے کا ذکر کیا ہے میرے خیال میں اسکی ڈیٹیل میں جانا اور پوچھنا کہ کہاں تک اس معاہدے پر عمل ہوا ہے یا اسکا ذکر کرنا یہ ہمارا اور ہماری کولیشن حکومت کا مسئلہ ہے یہ ہم اپنے ق لیگ سے یا اپنے دوست سے پوچھ سکتے ہیں کہ کہاں تک عمل ہوا ہے اور کہاں تک نہیں ہوا ہے اور اس پر تقریباً ہم لوگ چار پانچ دفعہ بیٹھ چکے ہیں جو بھی معاہدہ ہوا ہے جتنے بھی شکوک ہیں ہمارے معاہدے کا ایک ایک کا ہم نے پتہ کر کے کہ کتنے تک ہم جا چکے ہیں اپنے معاہد کے حوالے سے عمل درآمد میں یہ ہم پوچھ سکتے ہیں ہمارے اور ان کے درمیان ایک اگریمنٹ ہے لیکن جان محمد بلیدی صاحب کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان سے یہ پراگرس پوچھے کہ معاہدہ کہاں تک فالو ہوا ہے کہاں تک اس پر عمل ہوا ہے یہ ہمارا حق بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: حافظ صاحب! اسکو یہ حق تو نہیں ہے معاہدہ کا وہ پوچھ نہیں سکتا ہے لیکن وہ یہ پوچھنے کا حق

تو رکھتا ہے کہ شراب کیوں زیادہ ہوئی۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! یہ الگ سوال ہے آپ ایک منٹ مجھے بولنے دیں۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب اسپیکر! آپ اس آئین کے تحت سپریم کورٹ کے مطابق جو بھی تہوار ہوتے ہیں غیر مذاہب کے ان پر شراب کی پابندی نہیں کر سکتے اور انکو اس چیز کی اجازت ہوتی ہے یہ ہماری ادویات میں استعمال ہوتی ہے۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! جہاں تک کورٹ کا مسئلہ ہے یہ سب کو معلوم ہے کہ ہم نے تو معاہدے کے رو سے یہ فیصلہ کیا ہے لیکن جب ایک دوکاندار یا ایک کام کرنے والے شراب کے حوالے سے ان کے خلاف ایک فیصلہ ہوتا ہے تو آپ کو معلوم ہے کہ اس پر ان کے کاروبار پر منفی اثر پڑتا ہے تو اسکے reaction میں کورٹ کے ہاں رجوع کرتا ہے کورٹ جو بھی فیصلہ دیتا ہے کورٹ جانے اور ان کا فیصلہ جانے وہ تو اس وقت ہم پھر کوئی قدم اٹھائیں گے جب کورٹ فیصلہ دیں گے یہ کورٹ کا مسئلہ ہے لیکن جہاں تک ہمارے اس مسلم لیگ کے درمیان معاہدے کا مسئلہ ہے یہ ہمارا حق ہے ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں کہ کہاں تک عمل ہوا ہے اور کہاں تک عمل نہیں ہوا ہے جو عمل بھی نہیں ہوا ہے اس میں بنیادی وجوہات کیا ہیں لیکن آپ جو پوچھ رہے ہیں کہ وہ یہ پوچھ رہا ہے کہ کتنے لائسنس دے چکے ہیں یہ شراب کی دکانیں کہاں ٹرانسفر ہو چکی ہیں اس حوالے سے وہ بالکل سوال کریں ان کا حق بنتا ہے لیکن معاہدے کا ذکر ہے وہ میرے اور مسلم لیگ ق کے درمیان ہو چکا ہے اس میں اسکا حق نہیں بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: Ok جی شفیق صاحب!

شفیق احمد خان: جناب اسپیکر! مہربانی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو غیر مذہب لوگ ہیں وہ کس کرائیٹیریا کے تحت ان کو دیا جاتا ہے جب کہ تورات، زبور، انجیل اور قرآن پاک میں ہے کسی بھی مذہب کو شراب پینے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: سپریم کورٹ نے جائز قرار دیا ہے۔

شفیق احمد خان: سر! کورٹ کیا چیز ہے یا یہ حیثیت رکھتی ہے بات تو یہ ہے کہ اسمبلی کی فورم پر ہم بیٹھے ہیں اسلام کی بات کرتے ہیں اس میں تمام مذاہب کی طرف سے۔۔۔۔

امان اللہ نوتیزئی (وزیرا یکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب اسپیکر! اسکو کورٹ ختم کر سکتا صوبائی اسمبلی ختم نہیں کرسکتی سر! پاکستان کی 54 سالہ تاریخ ہے سر ان کو دیا ہے۔

شفیق احمد خان: سر! کسی کو بھی مذہبی طور پر اجازت نہیں ہے کہ وہ شراب پیے نہ ہندو کو یہ اجازت ہے نہ کرسچن کو یہ اجازت ہے نہ بدھ مت کو یہ اجازت ہے کہ وہ شراب پیے انکی بھی مذہب اجازت نہیں یتی شراب پینے کی ہمارے اسلام میں تو ہے ہی نہیں اور مسلمان پر اسکا نام لینا بھی حرام ہے اسکے باوجود ن میں چار نئی دکانیں کھلتی ہیں سر! پٹیل روڈ پر سر عام صبح سے شام تک شراب بکتی ہے۔ (مداخلت شور)

جناب اسپیکر: شفیق صاحب! OK نوتیزئی صاحب، حافظ حمد اللہ اور شفیق احمد صاحب آپ کی تجویز نوٹ کی ہے آپ تشریف رکھیں۔

شفیق احمد خان: سر! مجھے ایک منٹ اور بولنے دیں یہ ایک اہم اشو ہے میں ایک point یہ لانا چاہتا ہوں کہ یہ چپ کر کاروبار ہوتا ہے اس میں ہمارے بچوں کو استعمال کیا جاتا ہے ہمارے بچوں کے ذریعے بوتلیں گاڑی تک پہنچائی جاتی ہیں تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ نے انکو شراب پینے کے لائسنس دیتے ہیں تو ان کو کہیں کہ سر عام جناح روڈ پر آ کر بیچے محلوں میں بیچنے سے کیا فائدہ ہمارے بچوں کی زندگیاں تباہ و برباد ہو رہی ہیں ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ نے لائسنس دینا ہے تو ان کو سر عام دیں۔

جناب اسپیکر: OK شفیق صاحب!

میر امان اللہ نوتیزئی۔(وزیرا یکسائز وٹیکسیشن): جناب اسپیکر! وہ اپنے بچوں کو غیر اخلاقی جگہ پر نہیں چھوڑیں ان کو شراب پینے نہیں دیں یہ آپ کا فرض بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: OK نوتیزئی صاحب جی حافظ صاحب!

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): جناب اسپیکر! یہ کب ہم نے کہا کہ اسلام میں شراب کا کاروبار اور اسکی فروخت جائز ہے ہم نے یہ کہا ہے کہ یہ اٹل فیصلہ ہے قرآن اور شریعت کا کہ یہ قطعاً حرام ہے اسکا کاروبار اور اسی بنیاد پر یہ معاہدہ ہو چکا ہے تو جناب شفیق صاحب فرمار ہے ہیں کہ کس مذہب میں یہ جائز ہے ہم مذہب کی بات نہیں کرتے ہیں اسلام کے حوالے سے یہ اٹل فیصلہ ہے کہ شراب قطعاً حرام ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ

کورٹ کیا چیز ہے میں کہتا ہوں کہ آپ نے کورٹ کی توہین کی ہے ایسے فلور پر جو کہ پروقار فلور ہے as a MPA کہ کورٹ کا فیصلہ کیا چیز ہے تو آپ جا کر وہاں کورٹ کو چیلنج کریں کہ آپ نے یہ کیوں کیا ہے لیکن اسلام اور شریعت کے حوالے سے ہم یہ کہتے ہیں کہ شراب حرام ہے۔

شفیق احمد خان: میں کورٹ کی توہین نہیں کرتا سر! میں ایک وکیل ہوں میں تو کہتا ہوں کہ کورٹ فیصلہ دے نہیں سکتی کہ وہ ایک مسلمان کو شراب پینے کی اجازت دے کورٹ ایسا فیصلہ نہیں دے گی چونکہ میں ایڈووکیٹ ہوں اور یہ بات دلائل سے کہتا ہوں کہ کورٹ کبھی بھی ایسا فیصلہ نہیں کرتی کہ ایک مسلمان کو شراب پینے کا لائسنس جاری کریں۔

جناب اسپیکر: OK وقفہ سوالات ختم اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو سیکرٹری اسمبلی پڑھیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): محترم بختیار خان ڈومکی صاحب وزیر جنگلات اپنے حلقے کے دورے پر ہے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم جے پرکاش وزیر اقلیتی امور کوئٹہ سے باہر ہے چار اور پانچ مئی کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترمہ ممبر ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ نے چند مصروفیات کیوجہ سے رواں اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔ میر شعیب نوشیروانی وزیر داخلہ کی شادی پانچ مئی کو بمقام خاران میں طے پائی ہے موصوف نے آج سے بقیہ اجلاسوں کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔ معزز ممبر شاہ زمان رند صاحب آج کے اجلاس میں ذاتی کام کیوجہ سے شرکت کرنے سے معذرت کی ہے۔ میر عبدالرحمٰن جمالی صاحب وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی نے چار مئی کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم سید شیر جان بلوچ وزیر گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی اہم مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔ محترم کچکول علی ایڈووکیٹ صاحب قائد احزب اختلاف جو کہ پنجگور کے دورے پر ہے آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے معذرت کی ہے۔ معزز ممبر رحمت علی بلوچ رکن اسمبلی نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنی ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے کی استدعاء کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا یہ تمام رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں (رخصت منظور ہوئی)

اب جناب جان محمد بلیدی صاحب آپ اپنی تحریک استحقاق نمبر 49 پیش کریں۔

تحریک استحقاق نمبر 49

جان محمد بلیدی: تحریک یہ ہے کہ 24/اپریل کے اجلاس کے دوران اپوزیشن اراکین نے وزیر صحت کی جانب سے سوالات کے صحیح جوابات نہ دینے 40افراد کو بغیر کسی اشتہار کے بھرتی کرنے اور ضلعی ناظمین کے اسمبلی گیٹ پر موجود احتجاجی جلوس سے وفد نہ بھیج کر بات کرنے سے انکار پر احتجاجاً اجلاس کا بائیکاٹ کیا جو اراکین اسمبلی اور اپوزیشن کی ذمہ داری بنتی ہے۔ کہ وہ کسی بھی بے ضابطگی کے خلاف آواز بلند کریں اور اپنا جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے اجلاس کا بائیکاٹ کریں لیکن حکومتی اراکین کا اپوزیشن کے احتجاج کو ٹوپی ڈامہ کہہ کر نہ صرف اپوزیشن کے اراکین کا استحقاق مجروح کیا ہے بلکہ اس سے پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اس اہم نوعیت کی تحریک استحقاق کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ 24/اپریل کے اجلاس کے دوران اپوزیشن اراکین نے وزیر صحت کی جانب سے سوالات کے صحیح جوابات نہ دینے 40افراد کو بغیر کسی اشتہار کے بھرتی کرنے اور ضلعی ناظمین کے اسمبلی گیٹ پر موجود احتجاجی جلوس سے وفد نہ بھیج کر بات کرنے سے انکار پر احتجاجاً اجلاس کا بائیکاٹ کیا جو اراکین اسمبلی اور اپوزیشن کی ذمہ داری بنتی ہے۔ کہ وہ کسی بھی بے ضابطگی کے خلاف آواز بلند کریں اور اپنا جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے اجلاس کا بائیکاٹ کریں لیکن حکومتی اراکین کا اپوزیشن کے احتجاج کو ٹوپی ڈامہ کہہ کر نہ صرف اپوزیشن کے اراکین کا استحقاق مجروح کیا ہے بلکہ اس سے پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اس اہم نوعیت کی تحریک استحقاق کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے۔ جی جان محمد صاحب آپ اسکی admissibility پر کچھ بولیں گے جی۔

جان محمد بلیدی: thank you جناب اسپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ 24/اپریل کو ناظمین گیٹ پر موجود تھے بلکہ ہم دوسری بار احتجاجاً اپنی کرسیوں سے اٹھے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن کی ایک ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ پیدا ہونے والی صورت حال پر جو ملک میں ہو معاشرے میں ہو اور جس سے حکومت اپنی زمہ داری سے مبراء ہونے کی کوشش کریں تو اسمبلی میں موجود اپوزیشن کی ایک ذمہ داری ہوتی ہے کہ اسکی یاددہانی کرائیں اس کی توجہ اصل مسائل کے طرف لے جائیں اور اصل مسائل کی طرف نشاندہی کریں یہ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے جس طرح آپ کو یاد ہے کہ اسمبلی اراکین کی وارنٹ گرفتاری اور ان کے

خلاف کیسز بنے ہوئے تھے ہم نے یہاں دھرنا دیا وہ ہماری ایک ذمہ داری تھی ہم نے حکومت کو انفارم کیا ٹھیک ہے ہمیں اسکی یقین دہانی کرائی گئی لیکن آج ہم دوبارہ اس پر آئے ہیں کہ 11 تاریخ کو پھر انکو بلایا گیا نوٹس جاری کر دی گئی ہیں کہ آپ آئیں عدالت میں تو جناب والا! اس دن بھی ہم نے جو دو احتجاج کیے تھے حکومت کی نظروں میں ہم نے شاید کوئی بری بات کی یا غلط کام کیا لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ جو ہم پر ذمہ داریاں ڈالی ہیں اور ہمیں اس اسمبلی میں بھیجا ہے تو ہمارا حق بنتا ہے ہم ان کے سامنے سرخرو ہوں اور اپنی باتیں عوام تک پہنچانے کے لئے اسمبلی فلور تک لانے کے لئے اور جہاں معاشرے میں زیادتی ہو کوئی غلط کام ہو یا یہاں اسمبلی فلور پر کوئی ایسی بات ہو تو ہم احتجاج کا حق رکھتے ہیں ہم نے کوئی غلط کام نہیں کیا ہے نہ کسی کو گالی گلوچ کیا ہے نہ کوئی ایسی زبان استعمال کی ہے ہم نے تو واضح طور پر کہا ہے کہ لوگ آئے ہیں اور ان سے بات کی جائے جو سوالات ہیں ان کے جوابات دیئے جائیں اگر یہ بات غلط ہے تو یہ ہمارا حق بنتا ہے اور یہ غلطیاں کرنا ہم کہتے ہیں ہماری روایات ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں جو بھی یہاں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: ایک لفظ ٹوپی ڈرامہ سے آپ کا استحقاق مجروح ہوا ہے آپ اس پر بات کریں اور تو آپ کرتے رہتے ہیں۔

<u>جان محمد بلیدی</u>: ٹھیک ہے آپ کی بات۔ میں اسی طرف آرہا ہوں تو جناب! اسی دن جب ہم نے واک آؤٹ کیا اور یہاں اسمبلی میں ہمارے بعض سینیئر دوست ہیں ہم پہلی بار آئے ہیں ہمیں بعض چیزوں کا پتہ نہیں ہے اگر ہم کوئی غلطی کر جاتے ہیں تو اس پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ پہلی بار آئے ہیں ان کو پتہ نہیں ہے اور جو یہاں اسمبلی آداب ہیں ان کا پتہ نہیں ہے لیکن مجھے افسوس ہوا کہ بعض سینیئر دوستوں نے جو ہمارے اسمبلی ممبر ہیں ہمارے جانے کے بعد یہ کہا گیا کہ انہوں نے یہ طریقہ کار بنالیا ان کو چھوڑیں بلکہ آپ کے کہنے کے باوجود کسی نے یہ گوارا نہیں کیا کہ اس کو بہتر طریقے سے چلائیں جہاں بھی اسمبلیاں ہوتی ہیں یہ لازم ملزوم ہے کہ اپوزیشن ہوتا کہ چیک اینڈ بیلنس ہو اور حکومتیں چلیں یہ ایک سسٹم ہے اور اس سسٹم کو اسی انداز سے برقرار رکھا جاتا ہے اور چلایا جاتا ہے جب ہم یہاں سے اٹھے تو یہ کہا گیا کہ یہ تو ٹوپی ڈرامہ کرتے ہیں ایک سینیئر منسٹر نے کہا کہ ان کو بار بار منا کر لاء و یہ تو ہمیشہ احتجاج کرتے رہتے ہیں تو میں سمجھتا

ہوں جناب! اس طرح کے الفاظ استعمال نہیں ہونے چاہئیں اور ہم سب یہاں آئے ہیں نہ کوئی ٹوپی ڈرامہ کرنے کے لئے نہ کوئی غلط بات کرنے کے لئے ہم یہاں لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے آئے ہیں آپ لوگ یہاں اکثریت میں ہو یہ تو چلتا رہتا ہے یہ تو جمہوری نظام ہے آپ جیت کر آئے ہیں آپ کی حکومت بنتی ہے ہر جگہ اس طرح ہوتا ہے جو اکثریت میں ہوتا ہے اس کی حکومت بنتی ہے اور جو اقلیت میں ہوتا ہے وہ اپوزیشن میں ہوتا ہے اور جو اپوزیشن میں ہوتا ہے اس کی اپنی ذمہ داریاں ہوتی ہیں حکومت کی اپنی ذمہ داریاں ہوتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں جناب! اس طرح کے الفاظ آئندہ نہیں ہونے چاہئیں اور اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: او کے۔ جی شاہ صاحب! مختصر کردیں یہ ٹوپی والا الفاظ آپ واپس لے لیں۔ باقی تو جمہوریت میں چلتا رہا ہے۔

<u>سید احسان شاہ (وزیر خزانہ)</u>: جی میں عرض کرتا ہوں جناب! جو محترم دوست نے تحریک استحقاق پیش کی ہے وہ اپنی تحریک استحقاق میں فرماتے ہیں کہ ایک تو جو اسمبلی کے گیٹ پر ناظمین کا احتجاج تھا اس پر ہم نے واک آؤٹ کیا اور ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ وزیر صحت کے تسلی بخش جواب نہ دینے پر ہم نے واک آؤٹ کیا اب پتہ نہیں ہے کہ جو انہوں نے واک آؤٹ کیا ہے وہ کس بات پر تھا جہاں تک میں سمجھتا ہوں وہ ان دونوں باتوں پر نہیں تھا ایک بات پر تھا اور ایک طرف تو وہ ناظمین کو اور ایل ایف او کو مانتے ہیں نہیں ہیں سرے سے اور دوسری طرف اسمبلی کے فلور پر ان کے لئے آواز اٹھاتے ہیں جو بڑی اچھی بات ہے ہم اس چیز کی قدر کرتے ہیں کہ وہ ایک نئے نظام کو accept کرنے کی جانب آرہے ہیں جناب والا! جو جذبات ان کے ہیں اس اسمبلی کے لئے یہ مقدس ہاؤس ہے کوئی چاہے ممبر اس جانب سے ہو یا اس جانب سے ہو جذبات ایک ہی قسم کے ہیں اور اس دن کا تو مجھے نہیں معلوم جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے آپ اس دن کی کارروائی اٹھا کر دیکھ لیجئے اگر اس میں ٹوپی ڈرامہ کا لفظ ہے تو ہم واپس لے لیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو ہم لفظ واپس لیتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: جان محمد صاحب! آپ زور نہ دیں لفظ انہوں نے واپس لے لیا۔ مہربانی ٹھیک ہے۔

(رولنگ) تحریک نمٹائی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: عبدالرحیم زیارتوال صاحب اپنی تحریک التوانمبر 96 پیش کریں۔

تحریک التوانمبر 96

عبدالرحیم زیارتوال: شکریہ جناب اسپیکر! میں اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ کوئٹہ میں 2/مارچ 2004 کے واقعہ کے بعد صوبائی حکومت نے مذہبی جلسے اور جلوسوں پر پابندی عائد کی ہے جو کہ بنیادی حقوق اور آئین کی خلاف ورزی ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس سنگین اور تباہ کن صورت حال پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ کوئٹہ میں 2/مارچ 2004 کے واقعہ کے بعد صوبائی حکومت نے مذہبی جلسے اور جلوسوں پر پابندی عائد کی ہے جو کہ بنیادی حقوق اور آئین کی خلاف ورزی ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس سنگین اور تباہ کن صورت حال پر بحث کی جائے۔ جی رحیم صاحب آپ اس کی admissibility پر بات کریں۔

(اس موقع پر ڈپٹی اسپیکر کرسی صدارت پر آ کر بیٹھے)

عبدالرحیم زیارتوال: یہ غلط ہے اس پابندی کو فوری طور پر ہٹائی جائے اور basic rights ہمارے جو اس آئین میں ہے۔ جس کو اتنے پیوند لگ گئے ہیں کہ کسی کو بھی پتہ نہیں چلتا ہے کہ یہ آئین ۷۳ کا ہے ۷۴ کا ہے یا ۸۸ کا ہے یہ جنرل ضیاءالحق کا ہے یہ مشرف صاحب کا ہے یہ پتہ تو اس آئین سے چلتا نہیں ہے اس آئین کے تحت لوگوں کو جو حقوق حاصل ہیں ان بنیادی حقوق پر ایک ڈاکہ ہے۔ یہاں پے میرے سیاسی دوست بیٹھے ہوئے ہیں سیاسی پارٹیوں سے ان کا تعلق ہے۔ اور ایک محلاتی پارٹی ہے مسلم لیگ ن اور مسلم لیگ ق یہ ق وہ تو محل میں بیٹھ کے جس طریقے سے ان کی پارٹی کرتے ہیں جس طریقے سے وہ اسلام آباد میں بیٹھ کے بناتے ہیں جس طریقے سے عوام کی ان کو پزیرآئی حاصل ہو جاتی ہے ان کا اپنا طریقہ کار ہے اس پے ہم جا نہیں سکتے ہیں اس پے ہم بول بھی نہیں سکتے ہیں کیونکہ ق کو فوج نے بنایا ہے اور اس کو فوج کی حمایت حاصل ہے اور لیگ کو فوج سپورٹ کرتے ہیں ایک دوسرے سے بدلے ہوئے لوگ ہیں ہم تو سیاسی کارکن ہیں ہم جلسے کرتے ہیں ہم جلوس نکالتے ہیں ہماری پارٹی کو کسی جنرل نے نہیں بنایا ہے ہم عوام کے طور پر چلتے ہیں ہماری یعنی عوام کی رائے پر آپ پابندی لگاتے ہیں تو یہ ایک

نقصاندہ بات ہے جناب اسپیکر! آپ کی پارٹی بھی اس گورنمنٹ میں شامل ہے آپ کیسے گوارہ کرتے ہیں کہ سیاسی جلوس پر پابندی ہونی چاہئے جناب اسپیکر! اس کے بعد یہ ہوا ہے کہ مذہبی جلوسوں پر پابندی نہیں کرائی ہے آپ کی گورنمنٹ نے آپ اگر مذہبی جلوسوں پر پابندی نہیں لگا سکتے ہیں تو اس کا مطلب ہے زیارتوال پے پابندی ہے اس کی پارٹی پر پابندی ہے جب پولیس والوں نے سٹی ناظم کو روکا کہ آپ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرر ہے ہو تو انہوں نے کہا بس میں دفعہ ۱۴۴ کو ختم کرنے کا حکم دیتا ہوں ہم آگے جارہے ہیں۔ سیاسی آزادی کو آئین میں دیا گیا ہے اس پہ پابندی نہیں ہونی چاہئے یہ غلط ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس تحریک کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی حافظ حمد اللہ!

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): اس تحریک میں یہ ہے کہ مذہبی جلسوں کے ساتھ ساتھ سیاسی جلسوں پر پابندی عائد کی گئی ہے لہٰذا یہ آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہے یہ صرف اور صرف امن وامان کے حوالے سے کی گئی ہے کہ خدانخواستہ کوئی ایسا واقعہ سرزد نہ ہو جس سے 2/مارچ کا واقعہ ہم بھول جائیں اور ہم نے جو پابندی لگائی ہے وہ صرف تین مہینے کے لئے ہے ہم بھی سیاسی لوگ ہیں جمہوری لوگ ہیں جیسا کہ زیارتوال صاحب نے فرمایا یہ جو فیصلہ کیا گیا ہے اس لئے کہ تا کہ شہر کے حالات پرامن ہو پھر ہم دوبارہ آئیں گے اور سیاست کریں گے اور کوئی غلط فیصلہ نہیں ہوا ہے اور جب ریکوزیشن پر 2/مارچ کو اجلاس بلایا تھا تو اپوزیشن دوستوں کی طرف سے بھی یہ تجویز آئی تھی کہ جسلہ وجلوس پہ پابندی عائد ہوئی اور شائد یہ لفظ کہا ہو گا کہ مذہبی جلسوں پہ تو ہم نے کہا کہ اس کو ہم مذہبی رنگ دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ 2/مارچ کا واقعہ مذہبی فرقہ واریت تھی اس کو مٹانے کے لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا مذہبی جلسوں کے ساتھ ساتھ کچھ سیاسی جلسوں پے پابندی ہونی چاہئے۔ لہٰذا زیارتوال سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تحریک پر زور نہ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیارتوال آپ حکومت کی مؤقف سے agree کرتے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! میں نے پہلے بھی اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ 12 ربیع الاوّل کے جلسوں کو آپ لوگوں نے اجازت دی ہے اور ہم 17 تاریخ کو یونم کا جلسہ کرار ہے ہیں۔ اور اس جلسہ کے لئے ہم جلوس کی شکل میں آئیں گے آپ ہمیں نہیں چھوڑیں گے آپ کے پاس عوامی حمایت وتائید نہیں ہے

ہمیں کم از کم اپنے جلسوں کو کرنے دیں اور آپ نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیارتوال صاحب! آپ اس تحریک پر پہلے بول چکے ہیں حکومت کا مؤقف سامنے آچکا ہے۔

جان محمد بلیدی: میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں نے آپ کو دومنٹ دی ہے آپ تقریر نہیں کر سکتے ہیں۔

جان محمد بلیدی: جناب! میں دومنٹ ہی لوں گا آپ کی مہربانی ہوگی اور جوانہوں نے اہم اشو پر بات کی ہے دیکھیں جو حکومت نے کیبنٹ میں بیٹھ کر پالیسی بنائی ہے آئین کے خلاف کابینہ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کوئی فیصلہ دینے کا اور دوسری بات جیسے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مذہبی اور سیاسی جلوسوں پر پابندی ہے بات اسی لئے ہم اٹھا رہے ہیں کہ مذہبی جلوسوں پر تو آپ نے پابندی لگائی نہیں ہے۔اور مذہبی جلوسوں کی مدنظر یہ فیصلہ کیا گیا اور دیکھیں چہلم کے جلوس کو بھی اجازت دی گئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ آپ کا موقف آ گیا ہے۔

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! آپ مجھے کچھ کہنے دیں یہ جو صورتحال ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے جیسے زیارتوال نے کہا سترہ کو یونم کا جلسہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ بغیر اجازت کے بول رہے ہیں ان کی تقریر کارروائی کا حصہ نہیں بنائی جائے گی۔

(مداخلت) جان محمد صاحب کا مائیک بند کر دیں۔

محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): جناب یہ جوانہوں نے تحریک پیش کی ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ دوستوں کو تھوڑا سا سمجھنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیارتوال صاحب نہ ہم نے اس تحریک کو باضابطہ قرار دیا ہے اور نہ رائے شماری ہوئی ہے میں نے دومنٹ ان کو بات کرنے کے لئے دی وہی چیزیں ریپیٹ ہو رہی تھیں جو آپ فرما چکے۔

(مداخلت)

عبدالرحیم زیارتوال: آپ جس کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں رولز کو فالو کرتا ہوں ایسی بات نہیں ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! بات کو تھوڑا سا سمجھنے میں دوستوں کو یا ہمیں سمجھانے میں کوتاہی ہورہی ہے اس بات پر سارے دوست متفق ہیں کہ اسمبلی میں کوئٹہ کے امن امان کو برقرار رکھنے میں جو اقدامات حکومت اٹھا سکتی ہے اٹھائے تو اسی حوالے سے کیبنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ جلوس پر پابندی لگائی جائے جلوس پر جب پابندی لگائی۔۔۔۔

شبیر احمد بادینی: جناب کورم ٹوٹ چکا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری صاحب گنتی کروائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کورم کا مسئلہ آ گیا۔ کورم کی بل بجائیں۔ پورا ہو گیا ہے جی شاہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): میں یہ عرض کر رہا تھا اس بات پر تو سارے متفق تھے اور اسی حوالے سے جو حکومت کی جانب سے اقدامات کئے گئے ان میں ایک اقدام یہ بھی تھا کوئٹہ میں جلسے اور جلوس پر پابندی ہو یہ بالکل نہیں تھا کہ مذہبی جلوس پر پابندی ہے یا سیاسی جلوس پر پابندی ہے جلوس پر حکومت نے پابندی لگائی ہے وہ دوست کہتے ہیں کہ یہ سراسر آگر خلاف ورزی ہے۔ یہ آئین میں کہاں ہے اور دفعہ 144 کے تحت ڈبل سواری پر پابندی لگاتے ہیں اس کے علاوہ کئی اور مختلف اقدامات ہیں جو حکومت کی جانب سے اٹھائے جاتے ہیں نہ صرف ہمارے صوبے میں دوسرے صوبے میں بھی۔ وہ آئین کی خلاف ورزی نہیں ہے جہاں حکومت امن امان کے حوالے سے مناسب سمجھتی ہے وہ ایک وقت کے لئے اٹھاتی ہے تو اس میں آئین کی کہیں پر خلاف ورزی نہیں ہوئی جناب!

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے میں اس پر رولنگ دوں گیلو صاحب!

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): جناب! مجھے پہلے آپ نے فلور دیا تھا میں بتاؤں ہماری کابینہ نے جو فیصلہ کیا تھا کہ جو کوئٹہ میں دو تین واقعات ہوئے تھے جو آپ کو پتہ ہے کہ سارے بلوچستان کا امن تباہ کیا ہوا تھا اسی میں ہمارے اپوزیشن کے جو دوست ہیں انہوں نے بھی ہمارے ساتھ اس مسئلے پر agree کیا تھا۔ جو دو مذہبی جلوسوں کو اجازت دی ہے روٹس انہوں نے تبدیل کئے ہیں اگر یہ اپنے روٹس تبدیل کریں اور ایوب سٹیڈیم میں جلسے جلوس کریں ان کے جو روٹس ہیں ان کو جمہوری آزادی ہے جو جلسہ کرنا چاہیں بالکل

ان کو اجازت ہے جو پابندی ہم نے عائد کی ہے کچھ مہینے کے لئے تا کہ جو کوئٹہ میں ناخوشگوار واقعات پیش آئے ہیں اسے ختم کرنے کے لئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: (رولنگ) یہ تحریک التوا حساس انتظامی امور کی بابت حکومتی پالیسی کی بنا پر نہ صرف قابل پذیرائی ہے بلکہ دفعہ 144 کے تحت جلسے وجلوس پر عرصے سے پابندی ہے اس طرح یہ تحریک التوا مورخہ 22/مارچ کے اپوزیشن رکوئیزیشن اجلاس کے ایجنڈے میں شامل ہونا چاہئے تھا لہٰذا خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں جس دن اسمبلی کا اجلاس تھا رکوئیزیشن پر آپ نے جو رولنگ دی ہے آپ آسمانوں سے باتیں کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس بارے میں بات نہیں کریں گے i have given rouling

عبدالرحیم زیارتوال: جناب! جب اسمبلی کا اجلاس رکوئیزٹ کرایا گیا تھا اس کے بعد آپ نے یہ پابندی لگائی ہے اور یہاں آپ نے اس کا حوالہ دیا ہے کہ اس کو اس دن اٹھانا چاہئے۔ آپ کو اس کا پہلے مطالعہ کرنا چاہئے آپ کو پہلے اس کا پتہ ہونا چاہئے اور اس کے بعد اگر آپ اس طرح کرتے تو پتہ چلتا کہ یہ آدمی ٹھیک طریقے سے کر رہا ہے جناب اسپیکر! آپ ان چیزوں کو اس طرح بلڈوز نہ کریں میری رکوئیسٹ ہے آپ اس کرسی پر بیٹھ کر اس ایوان کے ساتھ اس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے ساتھ آپ انصاف کریں گے۔ ہم آپ کی اس نا انصافی کے خلاف واک آوٹ کرتے ہیں آپ اس کو چلاتے جائیں۔ ٹھیک ہے آپ چلاتے جائیں۔

محمد اکبر مینگل: یہ انسانی آزادی کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش ہے ابھی یوم مئی کے سلسلے میں مزدوروں کو گرفتار کیا گیا۔

جان محمد بلیدی: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محمد نسیم صاحب آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

محمد نسیم تریالئی: جناب اسپیکر! آپ اپنی رولنگ پر نظر ثانی کر لیں آپ نے اس میں غلط بیانی کی ہے کہ جو بائیس مارچ کا رکوئیزشن ہے اس کے بعد یہ پابندی آ گئی ہے۔ آپ اس پر نظر ثانی کر لیں۔ ہم ٹوکن

واک آؤٹ کرتے ہیں۔اپوزیشن کے ممبران واک آؤٹ کر گئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترکہ تحریک التوا کچکول علی ایڈووکیٹ، عبد الرحیم زیارتوال، محمد نسیم تریالئی اور سردار محمد اعظم موسیٰ خیل صاحب میں سے کوئی پیش کریں۔

لہٰذا تحریک التوا نمبر 108 107 105 نمٹائی جاتی ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر صحت تحریک پیش کریں کہ نظام قانون بلوچستان محفوظِ انتقالِ خون کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کو فی الفور زیرِ غور لایا جائے۔ جی۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ نظام قانون بلوچستان محفوظِ انتقالِ خون کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کو فی الفور زیرِ غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نظام قانون بلوچستان محفوظِ انتقالِ خون کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء پیش ہوا۔

سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ پیش کیا ہے آپ نے۔ دوسرے حصّے پر آتا ہوں میں جی۔ وزیر صحت اگلی تحریک پیش کریں۔

حافظ حمد اللہ (وزیر صحت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ نظام قانون بلوچستان محفوظِ انتقال خون کا مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آیا سوال یہ ہے کہ مسودہ منظور کیا جائے۔ مسودہ قانون منظور ہوا۔

وزیر تعلیم بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء پیش کریں گے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ بلوچستان ایجوکیشن فاونڈیشن کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء پیش ہوا۔

وزیر تعلیم اگلی تحریک پیش کریں گے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): میں وزیر تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا

ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباطِ کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے آیا کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)

جناب حافظ حمد اللہ، محترمہ آمنہ خانم، محترمہ فرح عظیم شاہ اور محترمہ ثمینہ سعید میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 19 پیش کریں گے۔

قرارداد نمبر 19

محترمہ فرح عظیم شاہ: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ میں بیوہ، یتیم، بیروزگار، نوجوانوں اور زیرِ تعلیم طلبہ و طالبات کی اعانت کیلئے موجودہ وفاقی بیت المال ناکافی ہے لہٰذا صوبے میں صوبائی بیت المال کا قیام بھی عمل میں لایا جائے تاکہ مجبور بیوہ خواتین خصوصاً یتیم اور بیروزگار نوجوانوں کو ممکن حد تک مدد فراہم کی جا سکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترکہ قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ میں بیوہ، یتیم، بیروزگار، نوجوانوں اور زیرِ تعلیم طلبہ و طالبات کی اعانت کیلئے موجودہ وفاقی بیت المال ناکافی ہے لہٰذا صوبے میں صوبائی بیت المال کا قیام بھی عمل میں لایا جائے تاکہ مجبور بیوہ خواتین خصوصاً یتیم اور بیروزگار نوجوانوں کو ممکن حد تک مدد فراہم کی جا سکے۔ جی محرکین میں سے کوئی ایک اسکی admissibility پر بولیں گے؟

محترمہ آمنہ خانم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آج کی یہ قرارداد جو کہ صوبائی بیت المال کے حوالے سے ہے جناب اسپیکر! بہت ہی انتہائی اہمیت کی حامل قرارداد ہے۔ چونکہ ہمارے معاشرے میں بنیادی سہولیات کا فقدان ہے۔ مثال کے طور پر مصیبت زدوں کی مدد اور بیماروں کی تیمارداری، فاقہ کشوں کی عزت کی روٹی اور یتیموں اور بیواؤں کیلئے سرپرستی اور کفالت، اسکے علاوہ لاوارث اموات کی تجہیز و تکفین اور بچوں کو تعلیم اور ہنر سے آراستہ کرنا۔ اور وہ لوگ جو قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں اُن کو قرض کے قید سے نجات دلانا۔ اور جناب اسپیکر! اسکے علاوہ وہ غریب طلباء جو اپنی تعلیمی اخراجات برداشت نہیں کر سکتے ہیں اُن کیلئے بھی صوبائی بیت المال بہترین طریقے سے اُن کو ہینڈل کر سکتا ہے۔ اور جناب اسپیکر! چونکہ

بلوچستان میں بیروزگاری کی شرح سب سے زیادہ ہے اور ہمارے غریب طلباء جن کے پاس وسائل نہیں ہیں ۔اُن کے لئے صوبائی بیت المال کا قیام انتہائی ضروری ہے۔لہٰذا جناب اسپیکر! صوبائی بیت المال کے قیام کو عمل میں لاکر میری اِس قرارداد کو منظور کیا جائے۔شکریہ!

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر:</u> جی!

<u>محترمہ ثمینہ سعید:</u> جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں بھی کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر:</u> جی جی۔پلیز۔

<u>محترمہ ثمینہ سعید:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔جناب اسپیکر! جیسا کہ آپ سب کے علم میں یہ بات ہے کہ صوبہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے تو بہت بڑا ہے لیکن آبادی کے لحاظ سے یہ چھوٹا صوبہ ہے اور اسی طرح آبادی کے لحاظ سے یہاں پر غربت کی شرح بھی زیادہ ہے۔غربت کی شرح کے ساتھ ساتھ یہاں پر بیروزگاری بھی زیادہ ہے۔روزگار کے مواقع بھی کم ہیں۔اور اسکے ساتھ یہ کہ یہاں پر صوبائی بیت المال موجود نہیں ہے۔جس کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کے مسائل اچھے طریقے سے حل نہیں ہورہے ہیں۔اور اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ صوبائی بیت المال کے قیام سے بہت سارے ایسے مسائل اور بہت ساری ایسی چیزیں جو کہ ریاست کی ذمہ داری میں آتی ہیں جو کہ ریاست کو کرنے چاہیئے وہ حل ہو سکتے ہیں۔اُس میں سب سے پہلی بات جیسا کہ میری معزز رکن نے بھی کہا کہ بیروزگار نوجوانوں کو صوبائی بیت المال سے کچھ فنڈ مل سکتے ہیں جس سے کہ وہ اپنا چھوٹا موٹا کاروبار شروع کرکے اپنی معاشی حیثیت کو مستحکم کر سکتے ہیں۔کیونکہ ہمارے ہاں بہت سارے نوجوان ایسے ہیں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی ہیں لیکن job سے محروم ہیں۔کچھ نوجوان ایسے بھی ہیں جو کہ کچھ ہنر مند ہیں لیکن اُن کے پاس وسائل نہیں ہیں کہ وہ اپنا کوئی کاروبار شروع کرسکیں۔اور اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! یہ صوبائی بیت المال اُن بچوں کو جو کہ مختلف ہوٹلوں میں کام کرتے ہیں، مختلف گیراجز میں کام کرتے ہیں، یا لوگوں کے گھروں میں کام کرتے ہیں یا قالین بافی کے مراکز میں یہ بچے کام کرتے ہیں، یہ صوبائی بیت المال اُن بچوں کے لئے اُن مراکز کے ساتھ اسکول جو ہیں وہ قائم کر سکتے ہیں تاکہ وہ بچے وہاں پر کام بھی کریں اور اِسکے ساتھ ساتھ اسکول میں پڑھیں بھی اور ہُنر میں سیکھیں۔اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! بیوہ خواتین اور یتیم بچوں کی کفالت جو

ہے وہ ریاست کی ذمہ داری ہے، ریاست کا یہ فرض ہے کہ وہ اُن نادار اور بیوہ خواتین کو جن کا کوئی کفیل نہیں جو کہ اپنی معاشی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر ہیں یہ صوبائی بیت المال اُن کا معاوضہ یا وظیفہ مقرر کرے تاکہ وہ بیوہ خواتین اور یتیم بچے اُن کی کفالت ہو سکے۔ اِسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! آپ جانتے ہوں گے اور آپ کے اس ایوان کے علم میں بھی یہ بات ہوگی کہ اِسوقت بلوچستان میں سب سے زیادہ مریض کینسر اور ہیپاٹائیٹس کے ہیں۔ اور بہت سارے ایسے مریض بھی ہیں جو کہ جگر اور معدے کی بیماریوں میں مُبتلا ہیں اور یہاں اُن کے علاج کے لئے یہ صوبائی بیت المال جو ہے اُن کو سہولیات فراہم کرسکتا ہے جو لوگ اپنا علاج نہیں کروا سکتے اور یہ چونکہ علاج مہنگا ہے تو یہ صوبائی بیت المال جو ہے اور یہ بھی ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اُن لوگوں کی کفالت کرے اور اُن کا علاجہ معالجہ اِس بیت المال کے ذریعے کروائے۔ اِسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا کہ بلوچستان کا رقبہ بہت زیادہ وسیع ہے اور آپ جانتے ہوں گے کہ دُور دراز کے علاقوں میں خواتین کے علاج کے لئے سہولتیں بھی ناکافی ہیں۔ زچہ و بچہ سینٹرز ہمارے کوئٹہ سینٹر میں بھی کم ہیں اور دیگر صوبے کے علاقوں میں بھی کم ہیں۔ تو یہ صوبائی بیت المال اُن علاقوں میں جہاں پر دُور دُور تک اِس طرح کے سینٹرز نہیں ہیں اپنے اِس بیت المال کے تحت وہاں پر زچہ و بچہ سینٹرز کا جو قیام ہے وہ عمل میں لائے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! ہمارے بلوچستان میں نہ تو ذہین لوگوں کی کمی ہے اور نہ ہی محنت کش لوگوں کی کمی ہے اُن خواتین کیلئے جو کہ اپنے ہاتھ کے ہُنر کی ماہر ہیں اُن کے لئے اِس ادارے کے تحت یعنی کہ صوبائی بیت المال کے تحت ایسے فلاحی مراکز کے جال بچھائے جائیں تاکہ وہ خواتین وہاں پر جاکر اپنی ہنر سے اپنی معاش کو مستحکم کرسکیں اور اُن کو کام کرنے کا موقع ملے۔ اسکے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! اگر اُن طلباء وطالبات جو کہ محنتی بھی ہیں، ذہین بھی ہیں، پڑھنا بھی چاہتے ہیں اور اُن کے والدین اِس غربت اور مُفلسی کی حالت میں اُن کی تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے سے قاصر ہیں تو اُن طلباء وطالبات کے وظائف جو ہیں وہ مقرر کیئے جائیں۔ اِس صوبائی بیت المال کے تحت تاکہ وہ اپنی تعلیم جو ہے وہ مکمل کرسکیں۔ جناب اسپیکر اِسکے ساتھ ساتھ میں ایک بہت ہی اہم واقعہ بھی اِسی حوالے سے پیش کرنا چاہوں گی کہ ابھی آپ لوگوں کے علم میں بھی یہ بات آئی ہوگی کہ تین چار روز پہلے کوئٹہ شہر کے ساتھ کلی شیخان میں ایک گھر کی چھت

گرنے سے پانچ اموات ہوگئیں لیکن جناب اسپیکر! یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اُن لوگوں کے لئے کچھ مالی مدد کا اعلان کرے۔ میں اور میری معزز رکن فرح عظیم شاہ ہم وہاں پر اُن کی مدد کیلئے اور اُن کے غم میں شریک ہونے کے لئے وہاں گئے تو ہم نے جب اُن کے گھر کو دیکھا تو وہ پورا گھر گرنے والا ہے۔ اور وہ لوگ اسوقت اپنے گھر سے بے گھر ہو چکے ہیں۔ تو جناب اسپیکر! اِس طرح کے ادارے قائم ہونے چاہئیں تا کہ اُن لوگوں کی مدد بروقت ہو سکے۔ اگر جب زخم لگے اُسوقت اُس پر مرہم نہ لگے تو پھر کیا فائدہ؟ اگر بعد میں اُس زخم کو آ کے کوئی دیکھے؟ تو جناب اسپیکر! اِس وجہ سے صوبائی بیت المال کی ضرورت بہت زیادہ ہے۔ اور یہ اہم ہے۔ اور جناب اسپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتاتی چلوں کہ شاید اسکی مخالفت میں کوئی یہ کہے کہ یہ صوبائی بیت المال آئین کے خلاف ہے یا اسکو نواز شریف کے دور میں ختم کر دیا گیا تھا لیکن جناب اسپیکر! پنجاب میں یہ صوبائی بیت المال کام کر رہا ہے۔ اور یہ جو بیت المال یہاں پر کام کر رہا ہے کوئٹہ شہر میں وہ وفاقی حکومت کا قائم کیا ہوا ہے۔ ہمارے صوبہ بلوچستان کا صوبہ بلوچستان کی حکومت کا صوبائی بیت المال نہیں ہے ہم اُس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔ اور ہم اِس ایوان سے یہ پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اِس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ تا کہ اُن بے سہارا غریب طلباء اور اُن بیروزگار نوجوانوں کا بھلا ہو سکے اور اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گی کہ یہ بیت المال اُن لوگوں کے ہاتھ میں دیا جائے جو کہ حق دار کو اُس کا حق دیں کیونکہ اِس چیز کی بھی بہت ضرورت ہے۔ بہت شکریہ!

شفیق احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر!

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیارتوال صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال: جناب اسپیکر! اس قرارداد میں لفظ عیانت لکھا ہوا ہے میں محرکین سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ مذکورہ لفظ کا یہاں مفہوم کیا ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگر اس کا مفہوم کو دیکھا جائے تو امداد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اسمبلی اسٹاف مذکورہ لفظ کی درستگی کریں۔

شفیق احمد خان: بیت المال جس کے لئے ہماری بہنوں اور وزیر صحت حمد اللہ صاحب نے قرارداد پیش کی ہے۔ اس سلسلے میں پچھلے دنوں کی ایک واقعہ آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ایک

۷ سالہ معذور بچی ہسپتال میں زیر علاج تھی میں نے بیت المال والوں کو ہسپتال کا visit کروایا۔تو مذکورہ محکمے کے اہلکاران نے صاف طور پر کہا کہ اگر دس فیصد رقم ہمیں دیں گے تب آپ کی بچی کے علاج کے لئے پیسے دیے جائینگے ۔تو ان کے اس رویے کے خلاف میں نے سول ہسپتال کے گیٹ پر احتجاج کی اور لوگوں کو متعلقہ محکمے کے کردار کے بارے میں بتایا۔میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہماری بہنوں نے عرض کی کہ اس calibers کے لوگ موجود نہیں جو اس محکمے میں آفیسر لگ سکیں میرا مطالبہ ہے کہ اس محکمے کو یہاں کے انتظامیہ کے حوالے کیا جائے۔رات کے ٹائم فلورا آئسکریم والے کے پاس آپ جا کر دیکھیں تقریباً ڈیڑھ سو بچے پشتونخواہ کے دفتر کے باہر مزدوری کرتے ہیں اور اکثر بھیک مانگتے ہیں۔ان بچوں کے لئے مذکورہ ادارے نے کچھ نہیں کیا جبکہ ان کے پاس کروڑوں روپے امداد کی مد میں آتے ہیں۔ ہسپتال میں تنگ دست مریض ایسے پڑے ہیں۔اگر سول ہسپتال والے ان کو میڈیسن مہیا نہیں کرتے اور محکمہ زکواۃ والے میڈیسن مہیا نہیں کر سکتے تو یہ بیت المال والے پچاس ہزار روپے تک کے لئے ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کو ادویات مہیا کر سکتے ہیں۔اگر پچاس ہزار روپے سے زیادہ کی ادویات ہونگیں تو ان کی مرکزی بیت المال سے رجوع کرنا پڑے گا۔تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے یہ قرارداد پیش کی ہے اس کو منظور کیا جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس سے پہلے سابقہ ادوار میں جو رقم تقسیم کی جا چکی ہے بلوچستان کے نام پر اس کی انکوائری ہونی چاہیئے کہ وہ پیسے کہاں استعمال ہوئے ہیں اور کن مریضوں کو دیا گیا اور کس کے ذریعے دیا گیا کتنے اسکولز چلائیں کتنے بیروزگاروں کو روزگار کیلئے رقم دی۔جیسا کہ ان کے فارم میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی نوجوان بیروزگار ہے تو اس کو فنڈز دیا جاتا ہے۔لیکن آج تک بلوچستان کے حوالے سے کسی کو نہیں ملا۔اگر جن لوگوں کو ملا ہے ان سے با قاعدہ کمیشن وصول کر کے ان کا کام کیا جا رہا ہے۔میری گزارش ہے کہ اس قرارداد کو منظور کرنے کے ساتھ ساتھ اس ادارے کی انکوائری بھی ہونی چاہیئے۔

<u>جناب ڈپٹی اسپیکر:</u> سوال یہ ہے کہ مشترکہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد منظور ہوئی)

اب وزیر خزانہ آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ حامل مالیاتی حسابات ,تصرفات اور تعریفات حکومت بلوچستان برائے سال ۰۲-۲۰۰۱ ایوان کے میز پر رکھنے کے لئے پیش کریں گے۔

سید احسان شاہ (وزیرخزانہ): جناب اسپیکر! میں آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ حامل مالیاتی حسابات بتصرفات اورتعریفات حکومت بلوچستان برائے سال ۰۲۔۲۰۰۱ ایوان کے میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آڈیٹر جنرل پاکستان کی رپورٹ حامل مالیاتی حسابات بتصرفات اورتعریفات حکومت بلوچستان برائے سال ۰۲۔۲۰۰۱ ایوان کے میز پر رکھنے کے لئے پیش ہوئی۔لہذا یہ رپورٹ حسابات عامہ کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

باضابطہ شدہ مشترکہ تحریک التواء نمبر ۱۰۲ (سکبزئی ڈیم) پر عام بحث۔

محمد نسیم ترایلئی: جناب اسپیکر! ٹوکن واک آوٹ کرتے ہوئے میں نے نشاندہی کی کہ میری تحریک التواء نمبر ۱۰۵ جو کہ ایک اہم موضوں پر ہے اس کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نسیم صاحب! میں نے آپ کا نام پکارا لیکن آپ ایوان سے باہر تشریف لے جا چکے تھے۔اگر آپ کو اپنی تحریک سے دلچسپی تھی تو آپ واک آوٹ نہیں کرتے۔

محمد نسیم ترایلئی۔ جناب اسپیکر! میں نے آپ سے request بھی کی تھی کہ ہم دومنٹ کیلئے ٹوکن آوٹ کررہے ہیں۔ہم بالکل اس میں دلچسپی لیتے ہیں۔اور مفاد عامہ کا مسئلہ ہے لیکن آپ کو ایسے معاملوں سے دلچسپی نہیں اور آپ انہیں رد کرتے ہیں ۔میں آپ کے رویے کے خلاف واک آوٹ کرتا ہوں

(معزز رکن ایوان سے واک آوٹ کر کے چلے گئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آج کے اجلاس میں سکبزئی ڈیم پر دو گھنٹے کی بحث تھی لہذا اسے ۶ مئی کے اجلاس کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 6رمئی 2004 بوقت صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس ایک بجے دوپہر مورخہ 6رمئی 2004 دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔